بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

لندن

اخبار احمدیہ

اکتوبر، نومبر ۲۰۲۲ء ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، ہجری قمری ۱۴۴۳ اخاء، نبوت، ہجری شمسی ۱۴۰۱ شمارہ ۴

لندن میں باغبانی کی مقابلہ میں مسجد بیت الفتوح، مسجد فضل اور مسجد السبحان نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اُسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے‘‘۔

(ایام الصلح صفحہ ۱۴۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۶۷۲)

فہرست مضامین

	صفحہ
قال اللہ تعالیٰ ، قال الرسول ﷺ ، کلام الامام علیہ السلام	4
اداریہ	5
خلاصہ خطبات جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
لاطینی امریکہ میں ایک روحانی سفر کا آغاز	18
مجلس انصاراللہ برطانیہ کا ۳۹واں سالانہ اجتماع	25
جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ پر مبنی ویب سائیٹ کا اجرا	30
خبرنامہ	32
گل دستہ	36
بچوں کی دنیا	40

امیر جماعت برطانیہ
رفیق احمد حیات

مبلغ انچارج
عطاء المجیب راشد

نگران
منصور احمد شاہ

مدیر اعلیٰ
ولید احمد

ادارتی بورڈ
لطیف احمد شیخ ، مبارک صدیقی، رانا عبدالرزاق خاں

پروف ریڈنگ
افضال ربانی

ٹائپ سیٹنگ
لطیف احمد شیخ

میگزین ڈیزائن
اظہر مانی

سرورق ڈیزائن
مرزا ندیم احمد

ایڈیٹر انگریزی
احد بھنو ، عابد احمد

میگزین ڈیزائن
مرزا ندیم احمد

ترجمہ - شیخ رفیق احمد

پروف ریڈنگ
محمود احمد

مینیجر - شیخ طاہر احمد

ترسیل
رفیق صالح ناصر، ابراہیم خان، ارسلان توقیر ملک، دانیال احمد صدیقی، مبشر شہزاد، عادل عرفان، وقار خالد، ولید احمد ، جلیس حامد، یاسر احمد، اویس احمد ، تصدق خان ، کامل محمود، عادل محمود ۔

قال اللہ تعالیٰ

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

’’ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیاں اگاتا ہے، ہر بالی میں سو دانے ہوں۔
اور اللہ جسے چاہے اس سے بھی زیادہ بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔‘‘

(سورہ البقرہ ۲۶۲ ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

قال الرسول ﷺ

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
’’جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔‘‘

(ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

کلام الامام علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی، صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آئے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر دوراس وقت کا آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر بھی نہ ہوگا۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو لانی چاہئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔‘‘ (اقتباسات از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 5 نومبر 1999)

اداریہ

ماہ نومبر کا مہینہ آتے ہی ہر احمدی کے ذہن میں تحریک جدید کے نئے سال کے وعدہ جات کی طرف از خود توجہ ہو جاتی ہے۔تحریک جدید وہ مبارک تحریک ہے جس میں ہر احمدی کو شامل ہونا چاہئے۔اس تحریک کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے جس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ یہ تحریک خالصتاً خدا کی طرف سے جاری کروائی گئی۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے اجراء کے متعلق فرمایا تھا کہ

> ''وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔'' (الفضل 2 دسمبر 1942ء)

اس تحریک کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ

> ''میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اُس کا ایمان کھو یا جائے گا۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

چنانچہ احباب جماعت نے اپنی روایت کے مطابق اپنے پیارے امام کی تحریک پر بہت مسرت کا اظہار کیا۔کیا بچے اور کیا بوڑھے،خواتین اور نوجوان امیر اور غریب سبھی نے والہانہ لبیک کہتے ہوئے جو کچھ توفیق ملی اس مقصد کیلئے پیش کر دیا۔قربانیاں پیش کرنے والوں میں بہت سے ایسے تھے جنہوں نے سال بھر نئے کپڑے نہ بنائے۔کئی ایسے تھے کہ مزدوری کر کے جو کمایا اس راہ میں پیش کر دیا،ایک وقت کا کھانا کم کر دیا،غرض جو بھی قربانی پیش کر سکے اس غرض کیلئے اُسے پیش کر دیا تا احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا حسین چہرہ دنیا کے سامنے آ جائے۔

چندہ تحریک جدید کیلئے حضرت مصلح موعودؓ نے ماہانہ آمدنی کا پانچواں حصہ ہر سال ادا کرنے کو معیاری چندہ قرار دیا تھا۔حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنی توفیق اور اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں اور دیگر طوعی چندوں میں حصہ لینا ضروری قرار دیا ہے،خصوصی وعدہ جات کے ذریعے مجاہدین صف اول اور دوئم میں بھی شامل ہوا جا سکتا ہے نیز اپنے ان عزیزوں کے نام سے چندہ ادا کر کے جو خود قربانیاں پیش کرنے کے بعد اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے ہیں۔ان کی قربانیوں کو زندہ رکھا جا سکتا ہے۔

یہ ایک تفصیلی سکیم ہے۔اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی اس سکیم کے ۲۵ مطالبات ہیں۔ان میں سے دو اہم مطالبات یہ ہیں کہ اوّلاً زندگی کے سب شعبوں میں سادگی اور کفایت شعاری اختیار کرنا اور دوئم تحریک جدید کے چندہ میں حسب حیثیت حصّہ لینا۔

خلافت خامسہ کے مبارک دور میں جماعت جس تیزی سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ترقیات کی صورت میں دیکھ رہی ہے اس کے شکرانے کے طور پر ہر احمدی کا آج یہ فرض بن جاتا ہے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر اشاعت اسلام اور خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا بھر میں پہنچانے کی خاطر اپنی روزمرّہ ضروریات میں سادگی اور کفایت شعاری اختیار کرتے ہوئے تحریک جدید میں حصہ لیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کرے تا کہ حقیقی اسلام کا حسین چہرہ دنیا کو دکھایا جا سکے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطباتِ جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

جنگ یمامہ کی تفصیل اور مسلمانوں کے مختلف گروہوں اور علم برداروں کی بہادری کا تذکرہ

۳؍جون ۲۰۲۲ء بمطابق ۳؍احسان ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر چل رہا تھا۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے فوری بعد منافقین سے، مخالفین سے جو لڑائیاں ہوئیں ان کا ذکر ہو رہا تھا اور اس سلسلہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کا ذکر ہوا تھا۔ اس ضمن میں جیسا کہ ذکر ہوا کہ انصار کا جھنڈا حضرت ثابت بن قیسؓ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن خطابؓ کے پاس۔ حضرت زید بن خطابؓ نے لوگوں سے کہا۔ لوگو! مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاؤ، دشمن پر ٹوٹ پڑو اور آگے قدم بڑھاؤ۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم! مَیں اس وقت تک بات نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ انہیں شکست دے دے گا یا مَیں اللہ سے جاملوں گا اور دلیل کے ساتھ اس سے بات کروں گا۔ پھر آپؓ بھی شہید ہو گئے۔ مسیلمہ کذّاب ابھی تک ثابت قدم تھا اور کافروں کی جنگ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حضرت خالدؓ نے یہ تجزیہ کیا کہ جب تک مسیلمہ کو قتل نہ کیا جائے گا جنگ ختم نہیں ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسیلمہ کذاب کو کس نے جہنم رسید کیا؟ بلاذُری کا بیان ہے کہ قبیلہ بنو عامر کا کہنا ہے کہ ان کے قبیلے کے ایک فرد خِداش بن بَشِیر نے قتل کیا۔ ایک روایت ہے کہ انصار کے قبیلہ خزرج کے عبداللہ بن زید نے قتل کیا۔ بعض نے کہا کہ حضرت ابُو دُجانہؓ نے قتل کیا۔ معاویہ بن ابوسفیان کا کہنا تھا کہ انہوں نے اس کو قتل کیا تھا۔ بعض کتب میں جس میں طبری بھی ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیلمہ کو ایک انصاری اور وَحشی نے مشترکہ طور پر قتل کیا تھا۔ راوی سلیمان بن یَسَار نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ جب مسیلمہ مارا گیا تو ایک لڑکی جو اس گھر کی چھت پر تھی بولی۔ امیرالمومنین یعنی مسیلمہ کو کالے غلام نے مار ڈالا ہے۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔ وَحشی کہتے ہیں کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم دونوں یعنی انصاری صحابی اور حضرت وَحشی میں سے کس نے مسیلمہ کو قتل کیا لیکن اگر مَیں نے ہی اسے مارا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص یعنی حضرت حمزہؓ کے قتل کا ارتکاب بھی مَیں نے کیا تھا اور سب سے بدترین شخص کو بھی مَیں نے ہی مارا۔ صحیح بخاری کی روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وَحشی کو جو یہ فرمایا تھا کہ ''کیا تمہارے لیے ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آؤ؟'' یہ لب و لہجہ آمرانہ نہیں بلکہ التماس کا لب و لہجہ ہے اور اس سے اس محبت و عزت کا پتہ چلتا ہے جو حضرت حمزہؓ کے لئے آپؐ کے دل میں تھی۔ ایک منتقم مزاج انتقام لے کر دل ٹھنڈا کر سکتا تھا مگر آپؐ نے عفو سے کام لیا۔ صرف اتنا چاہا کہ وہ آپؐ کے سامنے نہ آئے تا حضرت حمزہؓ کی دردناک شہادت

کی یاد سے آپؐ کے دل کو ٹھیس نہ پہنچے۔"

حضور انور نے فرمایا کہ بہرحال جنگِ یمامہ کے واقعہ میں بیان ہے کہ اس میں اَبُو دجانہ پر بنو حنیفہ کے ایک گروہ نے حملہ کیا۔ آپؓ اپنے سامنے بھی تلوار چلاتے، اپنے دائیں بھی اور اپنے بائیں بھی تلوار چلاتے یہاں تک کہ وہ گروہ آپ سے دُور ہو گیا اور واپس چلا گیا اور مسلمان قریب آ گئے۔ بنو حنیفہ شکست کھا کر باغ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ ان لوگوں نے باغ کے دروازے بند کر لیے تو حضرت اَبُو دجانہؓ نے کہا مجھے ڈھال میں ڈال کر پھینک دو تا کہ میں اندر جا کر باغ کا دروازہ کھول سکوں۔ چنانچہ مسلمانوں نے ایسا ہی کیا اور آپؓ باغ میں پہنچ گئے۔ آپؓ نے ان کے ساتھ سخت جنگ کی یہاں تک کہ دروازہ کھول دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم آپؓ کے پاس باغ میں اس وقت داخل ہوئے جب آپؓ شہید ہو چکے تھے۔ ایک اَور روایت کے مطابق بَرَاء بن مالک کو باغ میں پھینکا گیا تھا لیکن پہلی روایت جو براء بن مالک والی ہے وہ زیادہ درست معلوم ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل بھی ہے۔ بہرحال باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

حضور انور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ آج کل مشکلات میں گرفتار ہیں۔ افغانستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

جنگ یمامہ میں سات سو سے زائد حفاظ قرآن کی شہادت بعد میں جمع قرآن کا باعث بنی

۱۰؍جون ۲۰۲۲ء بمطابق ۱۰؍احسان ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں جنگِ یمامہ کے بارے میں ذکر چل رہا تھا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے عَبَّاد بن بِشر کو کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوسعید! جب ہم بزاخہ سے فارغ ہوئے تو اس رات مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا آسمان کھولا گیا ہے پھر مجھ پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد شہادت ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں مَیں نے کہا ان شاء اللہ جو بھی ہوگا بہتر ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ یمامہ کے روز مَیں آپ کو دیکھ رہا تھا اور آپ انصار کو پکار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہماری طرف آؤ۔ اس پر چار سو آدمی واپس آئے۔ براء بن مالک اور ابودجانہ اور عَبَّاد بن بِشر ان میں آگے آگے تھے یہاں تک کہ وہ سب باغ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ مَیں نے عَبَّاد بن بِشر کی شہادت کے بعد انہیں دیکھا کہ آپؓ کے چہرے پر بہت زیادہ تلوار کے نشان تھے مَیں نے آپؓ کو آپؓ کے جسم پر موجود ایک علامت سے پہچانا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت ام عمارہؓ کا ذکر آتا

ہے۔ یہ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئیں اور نہایت پامردی سے لڑیں۔ جب حضرت خالد بن ولیدؓ نے یمامہ کے لیے لشکر تیار کیا تو ام عمارہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور جنگ میں شمولیت کے لیے آپؓ سے اجازت طلب کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ آپؓ جیسی خاتون کے جنگ کے لیے نکلنے میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔ اللہ کا نام لے کر نکلیں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عمارہؓ یمامہ کے روز زخمی ہوئیں۔ تلوار اور نیزے کے گیارہ زخم انہیں لگے علاوہ ازیں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ ان کا حال دریافت کرنے تشریف لاتے رہے۔ محمود بن لبید سے روایت ہے کہ جب حضرت خالدؓ نے اہل یمامہ کو قتل کیا تو مسلمان بھی اس جنگ میں بڑی تعداد میں شہید ہوئے یہاں تک کہ اکثر صحابہ رسول شہید ہو گئے اور مسلمانوں میں سے جو زندہ بچ گئے تھے ان میں بہت زیادہ زخمی تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ نے جب حضرت خالدؓ کو یمامہ کی طرف روانہ فرمایا تو آپؓ نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپؓ کے پاس ہَجَر بستی ہے اس کی کھجوروں میں سے کھجوریں لائی گئیں۔ آپؓ نے ان میں سے ایک کھجور کھائی اس کو آپؓ نے گٹھلی پایا جو کھجور کی شکل میں تھی۔ کچھ دیر آپؓ نے اس کو چبایا پھر اس کو پھینک دیا۔ آپؓ نے اس خواب کی تعبیر یہ فرمائی کہ خالد کو اہلِ یمامہ کی طرف سے شدید مقابلے کا سامنا کرنا پڑے گا اور اللہ ضرور اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ ایک روز حضرت ابوبکرؓ دوپہر کے وقت گرمی میں نکلے۔ آپؓ کے ساتھ حضرت عمرؓ، حضرت سعید بن زیدؓ، طلحہ بن عبید اللہؓ اور مہاجرین و انصار کا ایک گروہ تھا۔ آپؓ ابو خیثمہ نجاری سے ملے جنہیں خالدؓ نے بھیجا تھا۔ جب انہیں حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا تو فرمایا اے ابوخیثمہ! کیا خبر ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے خلیفہ رسول! اچھی خبر ہے۔ اللہ نے ہمیں یمامہ پر فتح عطا فرمائی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے سجدہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض روایات میں جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد سات سو، بارہ سو اور سترہ سو بھی بیان ہوئی ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس جنگ میں شہید ہونے والوں میں سات سو سے زائد حفاظ قرآن تھے۔ ان شہداء میں اکابرین صحابہ اور حفاظِ قرآن بھی شامل تھے جن کا مقام اور درجہ مسلمانوں میں بیحد بلند تھا۔ ان کی شہادت ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔ لیکن ان حفاظ قرآن کی شہادت ہی بعد میں جمع قرآن کا باعث بنی۔ بعض مؤرخین کے نزدیک جنگ یمامہ ربیع الاول بارہ ہجری کو ہوئی جبکہ بعض کا قول ہے کہ یہ گیارہ ہجری کے آخر میں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت خالدؓ کی شادی کا بھی ذکر ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں خط لکھا۔ مُجّاعَہ سے مصالحت اور اس کی بیٹی سے شادی کی وجہ سے خلیفہ رسول ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یہ عتاب خالد رضی اللہ عنہ کو پہنچا تو آپ نے جوابی خط حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں اپنے مؤقف کی وضاحت اور اس کے دفاع میں لکھا۔ جب یہ خط حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موصول ہوا تو آپؓ کا غصہ جاتا رہا اور حضرت خالدؓ کی وضاحت اور معذرت قبول فرمائی۔ باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔ مرتدین کا ایک قصہ تو ختم ہو گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مرتدین کے خلاف مہمات کا تذکرہ

۱۷؍جون ۲۰۲۲ء بمطابق ۱۷؍احسان ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گذشتہ خطبہ میں مَیں نے بیان کیا تھا کہ مرتدین یا منافقین کا قصہ ختم ہوا جو یمامہ کے تعلق میں تھا اور مُسَیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کا جو قصہ تھا وہ گذشتہ خطبہ میں ختم ہوا تھا۔ مرتدین جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں ہتھیار اٹھائے ان کا ابھی ذکر چل رہا ہے۔ پہلی مہم جو کافی لمبی تھی وہ تو بیان ہوئی، جو بقیہ دس مہمات ہیں ان میں سے دو اور تین کے ذکر میں یہ آتا ہے کہ حضرت حُذَیفہؓ اور حضرت عَرفَجہؓ کے ذریعہ سے یہ مہم سر کی گئی جو عُمان کے مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت عِکرِمہؓ کی مرتد باغیوں کے خلاف مہمات کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایک جھنڈا

حضرت عِکرِمہؓ کو دیا تھا اور ان کو مُسَیلمہ کے مقابلہ کا حکم دیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے حکم کے مطابق عِکرِمہ اپنی فوج کے ساتھ عرفجہؓ اور حُذَیفہؓ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے اور قبل اس کے کہ وہ دونوں عُمان پہنچتے عِکرِمہ ان سے جا ملے۔ اَلقِیط کے لشکر کے ساتھ مسلمانوں کی شدید لڑائی ہوئی اور اس کی تفصیل پہلے آ چکی ہے۔ حضرت عِکرِمہؓ مسلمانوں کی بڑی فوج کے ساتھ دوسرے مشرکین کی سرکوبی کے لیے آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے مَہرَہ سے اپنی جنگی کارروائی کی ابتدا کی۔ حضرت عِکرِمہؓ عُمان کے مرتدین کی سرکوبی سے فارغ ہونے کے بعد اپنے لشکر کے ہمراہ نجد کے علاقے مَہرَہ قبیلہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کے ساتھ مختلف قبائل کے لوگ تھے یہاں تک کہ عِکرِمہ نے مَہرَہ قبیلے اور اس کے مضافاتی علاقوں پر چڑھائی کر دی۔ حضرت عِکرِمہؓ نے فتح کی خوشخبری حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پہنچائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت عِکرِمہؓ کی یمن کی طرف پیش قدمی کا ذکر ہے۔ حضرت عِکرِمہؓ کِندہ، حَضرموت سے یمن اور مکہ کے راستے مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے آپؓ کو حکم دیا کہ خالد بن سعیدؓ کی مدد کے لیے روانہ ہو جائیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے دوسری فوج تیار کی اور انہیں حکم دیا کہ عِکرِمہؓ کے پرچم تلے شام کے لیے روانہ ہو جائیں۔ وہاں حضرت عِکرِمہؓ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے اور بڑی دلیری سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا اس کی تفصیل ان شاء اللہ شام کی مہمات میں بیان ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پانچویں مہم حضرت شُرَحبیل بن حسنہؓ کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عِکرِمہؓ کو مُسَیلمہ کی طرف یمامہ کے علاقے میں بھیجا اور ان کے پیچھے حضرت شُرَحبیل بن حسنہؓ کو بھی یمامہ کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت شُرَحبیل بن حسنہؓ ابھی راستہ میں ہی تھے کہ حضرت عِکرِمہؓ کی شکست کی خبر ان کو موصول ہوئی۔ انہوں نے پیش قدمی بند کر دی اور حضرت ابوبکرؓ کو نئی ہدایات کے لیے مراسلہ بھیجا۔ حضرت ابوبکرؓ کے ارشاد کے مطابق حضرت شُرَحبیلؓ اپنے لشکر سمیت رکے رہے تاہم مُسَیلمہ نے ان پر اپنے لشکر کے ساتھ چڑھائی کر دی۔ حضرت شُرَحبیلؓ اپنے لشکر لے کر پیچھے ہٹ گئے۔ بعد میں حضرت شُرَحبیلؓ حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ جنگ میں شریک رہے۔ یمامہ کی مہم سے فارغ ہونے کے بعد حضرت شُرَحبیلؓ بنو قُضاعہ کے باغیوں کی خبر لینے کے لیے حضرت عمرو بن عاصؓ سے جا ملے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے قبیلہ سعد اور بلق پر چڑھائی کی اور حضرت شُرَحبیلؓ نے قبیلہ کلب اور اس کے تابع قبائل پر چڑھائی کی۔

حضور انور نے فرمایا چھٹی مہم حضرت عمرو بن عاصؓ کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک جھنڈا حضرت عمرو بن عاصؓ کو دیا تھا اور ان کو تین قبائل قُضاعہ، ودیعہ اور حارث کے مقابلے پر جانے کا حکم دیا تھا۔ بارگاہِ خلافت سے حکم ملتے ہی عمرو بن عاصؓ اپنے لشکر کے ساتھ اسی رستے سے جُذام کی جانب روانہ ہوئے جس سے پہلے گئے تھے۔ وہاں پہنچ کر مقابلہ شروع ہوا گھمسان کا رَن پڑا۔ پہلے کی طرح اب بھی قُضاعہ کو شکست کھانی پڑی اور حضرت عمرو بن عاصؓ ان سے زکوٰۃ لے کر اور انہیں دوبارہ حلقہ بگوش اسلام بنا کر مظفر و منصور مدینہ واپس آ گئے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ باقی جو مہمات ہیں ان کا ذکر ان شاء اللہ آئندہ ہوگا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مرتدین کے خلاف مہمات کا تذکرہ

۲۴؍جون ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۴؍احسان ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی باغیوں کے خلاف مہمات کا ذکر ہو رہا تھا۔ ساتویں مہم جو باغیوں کے خلاف تھی اس کے متعلق جو تفصیل ہے اس کے مطابق یہ مہم حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کی تھی جو مرتد باغیوں کے خلاف بھیجے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کے لیے جھنڈا باندھا اور ان کو شام کے سرحدی

علاقے قُمقتین کی طرف بھیجا۔ حضرت خالدؓ نے تیماء میں قیام کیا اور اطراف کی بہت سی جماعتیں ان سے آملیں۔ حضرت خالدؓ دشمن کی طرف بڑھے اور جب قریب پہنچے تو دشمن پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ سب اپنی جگہ چھوڑ کر اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے اور بھاگ گئے۔ حضرت خالدؓ دشمن کے مقام پر قابض ہو گئے۔ اکثر لوگ جو حضرت خالدؓ کے پاس جمع تھے مسلمان ہو گئے۔ اس کامیابی کی اطلاع حضرت خالدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو دی۔ کتبِ تاریخ سے حضرت ابوبکرؓ کے دور میں مرتدین کے خلاف حضرت خالد بن سعیدؓ کی کارروائیوں کا صرف اتنا ہی ذکر ملتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ کے دور میں فتوحاتِ شام کے تذکرے میں ان کا کردار جو ہے وہ آئندہ بیان ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آٹھویں مہم حضرت طُرَیفہ بن حاجِز کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ نویں مہم حضرت علاء بن حَضرَمیؓ کی تھی جو مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک جھنڈا حضرت علاء بن حَضرَمیؓ کو دیا اور ان کو بحرین جانے کا حکم دیا۔ حضرت علاءؓ مستجاب الدعوات مشہور تھے۔ ان کے بارے میں مختلف روایات آتی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ ان کی خوبیوں اور قبولیتِ دعا کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ مَیں ان سے بڑا متاثر ہوں۔ روایت میں بیان کرتے ہیں اور بہت سی باتوں کے علاوہ یہ تھا کہ ایک مرتبہ مدینہ سے بحرین کے ارادے سے چلے کہ راستے میں پانی ختم ہو گیا۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی تو کیا دیکھا کہ ریت کے نیچے سے ایک چشمہ پھوٹا اور ہم سب سیراب ہوئے۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں علاءؓ کے ساتھ بحرین سے لشکر کے ہمراہ بصرہ کی جانب روانہ ہوا۔ ہم لوگ لَیَاس میں تھے کہ ان کی وفات ہو گئی۔ لَیَاس بنو تمیم کے علاقے میں ایک گاؤں کا نام تھا۔ ہم ایسے مقام پر تھے جہاں پانی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایک بادل کا ٹکڑا ظاہر کیا جس نے ہم پر بارش برسائی۔ ہم نے انہیں غسل دیا اور اپنی تلواروں سے ان کے لیے قبر کھودی۔ ہم نے ان کے لیے لحد نہیں بنائی تھی۔ تب ہم واپس آئے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب واپس جا کے دیکھا کہ لحد بنائیں مگر ان کی قبر کا مقام نہیں پایا۔ ان کی وفات کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک آپؓ کی وفات 14 ہجری میں اور بعض کے نزدیک 21 ہجری میں ہوئی تھی۔

حضرت علاءؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو ایک خط لکھا تھا جو یہ ہے کہ امّا بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے وادی دَھنَا میں پانی کا ایک چشمہ جاری کر دیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپؓ نے یہ خط لکھا حالانکہ وہاں چشمہ کے کوئی آثار نہ تھے اور سخت تکلیف اور پریشانی کے بعد ہم کو اپنا ایک معجزہ دکھایا۔ حضرت علاءؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو خط لکھا کہ وہاں چشمہ کے کوئی آثار نہ تھے سخت تکلیف اور پریشانی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہم کو اپنا ایک معجزہ دکھایا جو ہم سب کے لیے نصیحت کا باعث ہے اور یہ اس لیے کہ اس کی حمد و ثنا کریں۔ لہٰذا اللہ کی جناب میں دعا مانگیے اور اس کے دین کے مددگاروں کے لیے نصرت طلب کیجیے۔ حضرت علاءؓ پانی ملنے کے بعد، واقعہ ہونے کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو یہ رپورٹ بھجوا رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔ اس سے دعا مانگی اور کہا کہ عرب ہمیشہ سے وادی دَھنَا کے متعلق یہ بات بیان کرتے آئے ہیں کہ حضرت لقمان سے جب اس وادی کے لیے پوچھا گیا کہ آیا پانی کے لیے اسے کھودا جائے یا نہیں تو انہوں نے اسے کھودنے کی ممانعت کی اور کہا کہ یہاں کبھی پانی نہیں نکلے گا تو اس وجہ سے اس وادی میں چشمہ کا جاری ہو جانا اللہ کی قدرت کی ایک بہت بڑی نشانی ہے جس کا حال ہم نے پہلے کسی قوم میں نہیں سنا تھا۔ تو اس طرح کے معجزات بھی صحابہؓ کے ساتھ ہوتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر مہمات پر نکلتے تھے۔ بہرحال اس کا بقایا حصہ ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مرتدین کے خلاف مہمات کا تذکرہ

یکم جولائی ۲۰۲۲ء بمطابق یکم وفا ۱۴۰۱ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں

مرتدین اور باغیوں کے خلاف مہمات کا ذکر ہو رہا تھا، اس سلسلہ میں نویں مہم کا ذکر تھا جو بحرین کی تھی۔ اس ضمن میں مزید تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے جو حضرت عَلاء بن حَضرَمیؓ کی حُطَم پر فوج کشی کے بارے میں ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت عَلاءؓ نے حضرت جَارُودؓ کو حکم بھیجا کہ تم قبیلہ عبدالقیس کو لے کر حُطَم کے مقابلے کے لیے ھَجَر سے ملحق علاقے میں جا کر پڑاؤ کرو اور حضرت عَلاءؓ اپنی فوج کے ساتھ حُطَم کے مقابلے پر اس علاقے میں آئے۔ اہلِ دَارِین کے علاوہ تمام مشرکین حُطَم کے پاس جمع ہو گئے۔ اس طرح تمام مسلمان حضرت عَلاء بن حَضرَمیؓ کے پاس جمع ہو گئے۔ دونوں نے اپنے اپنے آگے خندق کھود لی۔ وہ روزانہ اپنی خندق عبور کر کے دشمن پر حملہ کرتے اور لڑائی کے بعد پھر خندق کے پیچھے ہٹ آتے۔ ایک مہینے تک جنگ کی یہی کیفیت رہی۔ اسی اثنا میں ایک رات مسلمانوں کو دشمن کے پڑاؤ سے زبردست شور و غوغا سنائی دیا۔ حضرت عَلاءؓ نے کہا کوئی ہے جو دشمن کی اصل حالت کی خبر لائے؟ حضرت عبداللہ بن حَذَفؓ نے کہا مَیں اس کام کے لیے جاتا ہوں اور انہوں نے واپس آ کر یہ اطلاع دی کہ ہمارا حریف نشہ میں مدہوش ہے اور نشہ میں دھت واہی تباہی بک رہا ہے۔ یہ سارا شور اس کا ہے۔ جب یہ سنا تو مسلمانوں نے فوراً دشمن پر حملہ کر دیا اور اس کے پڑاؤ میں گھس کر ان کو بے دریغ موت کے گھاٹ اتارنا شروع کیا۔ وہ اپنی خندق کی طرف بھاگ گئے۔ کئی اس میں گر کر ہلاک ہو گئے، کئی بچ گئے۔ کئی خوفزدہ ہو گئے۔ بعض قتل کر دیے گئے یا گرفتار کر لیے گئے۔ مسلمانوں نے ان کے پڑاؤ کی ہر چیز پر قبضہ کر لیا۔ جو شخص بچ کر بھاگ سکا وہ صرف اس چیز کو لے جا سکا جو اس کے جسم پر تھی۔ البتہ اَبْجَر جان بچا کر بھاگ گیا۔ حُطَم کی خوف و دہشت سے یہ کیفیت تھی کہ گویا اس کے جسم میں جان ہی نہیں۔ وہ اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا جبکہ مسلمان مشرکین کے وسط میں آ چکے تھے۔ اپنی بدحواسی میں حُطَم خود مسلمانوں میں سے فرار ہو کر اپنے گھوڑے پر سوار ہونے کے لیے جانے لگا۔ جیسے ہی اس نے رکاب میں پاؤں رکھا رکاب ٹوٹ گئی۔ حضرت قَیس بن عاصمؓ نے اس کو واصل جہنم کیا۔ اس مہم کی کامیابی کی اطلاع حضرت ابوبکرؓ کو دی گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ دسویں مہم کے بارے میں لکھا ہے

کہ یہ حضرت سُوَید بن مُقَرِّنؓ کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک جھنڈا حضرت سُوَید بن مُقَرِّنؓ کو دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ یمن کے علاقے تِہَامہ کو جائیں۔ تِہَامہ میں ارتداد کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے ایک مصنف نے لکھا ہے کہ تِہَامہ کے ارتداد کو کچلنے میں سرفہرست طاہر بن ابی ہالہ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے تِہَامہ کے لیے تِہَامہ کے حصہ پر والی تھے جو قبیلہ عَک اور اشعریوں کا وطن تھا۔ پھر ابوبکرؓ نے عُکَّاشہ بن ثور کو حکم دیا کہ وہ تِہَامہ میں اقامت پذیر ہوں اور اپنے پاس اس کے باشندوں کو اکٹھا کر کے حکم کا، حضرت ابوبکرؓ کے حکم کا انتظار کریں۔ حضرت عکاشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت حَضرمَوت کے دو علاقوں سَکَاسِک اور سَکُون پر عامل مقرر تھے اور بَجِیلَہ قبیلہ کے پاس حضرت ابوبکرؓ نے جَرِیر بن عبداللہ بَجَلِیؓ کو واپس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کے ثابت قدم رہنے والے مسلمانوں کو لے کر اسلام سے مرتد ہونے والوں سے قتال کریں اور پھر قبیلہ خَثْعَم کے پاس پہنچیں اور ان کے مرتدین سے قتال کریں۔ جَرِیر اپنی مہم پر روانہ ہوئے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حکم دیا تھا اس کو بجا لائے اور تھوڑے سے افراد کے علاوہ ان کے مقابلے میں کوئی نہ آیا۔ آپؓ نے ان کو قتل کیا اور انہیں منتشر کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مہمات کا ذکر ہو رہا ہے آئندہ ان شاء اللہ گیارھویں مہم کا ذکر ہوگا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مرتدین کے خلاف مہمات کا تذکرہ

۸؍جولائی ۲۰۲۲ء بمطابق ۸؍وفا ۱۴۰۱ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ کی مہمات کا جو باغیوں کے خلاف تھیں ذکر چل رہا ہے۔ اس سلسلہ میں گیارھویں مہم مُہَاجِر بن ابو امیہؓ

کی یمن کے مرتد باغیوں کے خلاف تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک جھنڈا حضرت مُہَاجِر بن ابو امیہؓ کو دیا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ وہ اَسوَد عنسی کی فوج کا مقابلہ کریں اور ابناء کی مدد کریں جن سے قَیس بن مَکشُوح اور دوسرے اہلِ یمن برسرپیکار تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت مُہَاجِر کو ہدایت دی کہ فارغ ہو کر کِندَہ قبیلے کے مقابلے کے لیے حَضرَموت چلے جانا۔ ایک روایت میں ہے کہ مُہَاجِر غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے واپس تشریف لائے تو آپؐ ان سے ناراض تھے۔ ایک روز حضرت اُمّ سلمہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو رہی تھیں تو انہوں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی بھی چیز کس طرح فائدہ پہنچا سکتی ہے جبکہ آپؐ میرے بھائی سے ناراض ہیں؟ جب حضرت اُمّ سلمہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ نرمی اور شفقت کے آثار دیکھے تو انہوں نے اپنی خادمہ کو اشارہ کیا اور وہ مُہَاجِر کو بلا لائی۔ مُہَاجِر مسلسل اپنا عذر بیان کرتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عذر قبول فرما لیا اور ان سے راضی ہو گئے اور ان کو کِندَہ کا عامل مقرر فرما دیا مگر وہ بیمار ہو گئے اور وہاں نہ جا سکے۔ جب انہوں نے بعد میں شفا پائی تو حضرت ابوبکرؓ نے ان کی امارت کے تقرر کو پورا کیا اور انہیں نجران سے لے کر یمن کے آخری حدود تک حاکم مقرر کیا اور قتال کا حکم دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ضَحَّاک بن فَیرُوز کہتے ہیں کہ سب سے پہلے یمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ارتداد شروع ہوا جس کا بانی اَسوَد عنسی کے نام سے مشہور ہوا۔ بخاری کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پہلے سے ہی بتا دیا گیا تھا کہ دو جھوٹے مدعیان نبوت خروج کریں گے۔ حضرت ابوہریرہؓ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دوران کہ مَیں سویا ہوا تھا رؤیا میں مجھے زمین کے خزانے عطا کیے گئے اور میرے ہاتھ میں دو سونے کے کڑے رکھے گئے تو مجھ پر گراں گزرا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کی کہ مَیں ان دونوں پر پھونک ماروں۔ مَیں نے ان پر پھونک ماری تو وہ غائب ہو گئے۔ مَیں نے اس سے مراد دو جھوٹے لیے جن کے درمیان مَیں ہوں۔ صنعاء والا اَسوَد عنسی، یمامہ والا مسیلمہ کذّاب۔

حضور انور نے فرمایا کہ اَسوَد کے قتل کے بعد صنعاء میں پہلے کی طرح مسلمانوں کی حکومت قائم ہو گئی لیکن یمن میں ایک دفعہ پھر بغاوت اٹھی۔ حضرت ابوبکرؓ کے تشکیل کردہ گیارہ لشکروں میں سے سب سے آخر میں حضرت مُہَاجِر بن ابو امیہؓ کا لشکر مدینہ سے یمن کے لیے روانہ ہوا۔ راستے میں مختلف قبائل کے لوگ آپؓ کے لشکر میں شامل ہوتے گئے۔ اہلِ یمن کو جب حضرت مُہَاجِرؓ کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ یمن کی طرف آمد کی اطلاعیں ملنی شروع ہوئیں تو اہلِ یمن شش و پنج میں مبتلا ہو گئے کہ وہ حضرت مُہَاجِرؓ کے لشکر کا سامنا کرنے کی تاب نہیں لا سکیں گے! یہ لوگ ابھی اسی کیفیت میں تھے کہ ان کے سرداروں قَیس اور عَمرو بن مَعدِی کَرِب میں پھوٹ پڑ گئی۔ حضرت مُہَاجِرؓ نے صرف قَیس کو ہی گرفتار کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ساتھ ہی عَمرو بن مَعدِی کَرِب کو بھی قید کر لیا اور ان دونوں کو حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے دونوں کو ان کی سرداری کی وجہ سے اور ان کے علم کی وجہ سے معاف کر دیا۔ عرب کے ان دونوں سورماؤں کو معاف کر دینے سے بڑے دُور رس اثرات مرتب ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مُہَاجِرؓ کے صنعاء پہنچنے کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت مُہَاجِر عجیب سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ صنعاء پہنچ گئے تو آپؓ نے فرار ہونے والے متفرق قبائل کا تعاقب کرنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں نے ان میں سے جس پر قابو پایا اسے اچھی طرح قتل کیا اور کسی سرکش کو معاف نہیں کیا گیا۔ البتہ سرکشوں کے علاوہ جنہوں نے توبہ کی ان لوگوں کی توبہ قبول کی گئی۔ جو جنگ کرنے والے تھے، ظلم کرنے والے تھے ان کو تو معاف نہیں کیا لیکن باقیوں کو معاف کر دیا اور ان کے گذشتہ حالات کے مطابق ان سے سلوک کیا گیا اور ان کی طرف سے اصلاح کی امید تھی۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ اگلا بیان کچھ تفصیلی تھا اس لیے یہ بیان یہیں بند کرتا ہوں۔ باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مرتدین کے خلاف مہمات کا تذکرہ

۱۵؍جولائی ۲۰۲۲ء بمطابق ۱۵؍وفا ۱۴۰۰ ہجری شمسی بمقام
مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یو کے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ مسلمانوں کی مرتدین باغیوں کے خلاف کارروائیوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس بارے میں حضرت مُہاجرؓ اور حضرت عکرمہؓ کی کِندَہ اور حَضر مَوت کے علاقوں میں مرتدین کے خلاف کارروائیوں میں مزید بیان ہوا ہے کہ جب صنعاء میں حضرت مُہاجرؓ کو استقرار حاصل ہو گیا تو آپؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو خط کے ذریعہ سے اپنی تمام کارروائیوں سے مطلع کیا۔ حضرت مُہاجرؓ کو حکم ملا کہ عکرمہ سے جا ملو پھر دونوں مل کر حَضر مَوت پہنچو اور زِیاد بن لبید کا ساتھ دو۔ عکرمہؓ کو حضرت ابوبکرؓ کا خط موصول ہوا۔ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ مُہاجر بن ابوامیہ سے جا ملو جو صنعاء سے آرہے ہیں اور پھر دونوں مل کر کِندَہ قبیلے کا رخ کرو۔ یہ خط پا کے عکرمہ مَہرہ سے نکلے اور اَبْیَن میں قیام پذیر ہو کر مُہاجر بن ابوامیہؓ کا انتظار کرنے لگے۔

حضرت زِیادؓ اور حضرت مُہاجرؓ کا لشکر پانچ ہزار مُہاجرین اور انصار صحابہ اور دیگر قبائل پر مشتمل تھا۔ جب قلعہ نُجَیر کے محصورین نے دیکھا کہ مسلمانوں کو برابر امداد پہنچ رہی ہے تو ان پر دہشت طاری ہو گئی۔ اس وجہ سے ان کا سردار اَشعَث فوراً حضرت عکرمہؓ کے پاس پہنچ کر امان کا طالب ہوا۔ حضرت عکرمہؓ اَشعَث کو لے کر حضرت مُہاجرؓ کے پاس آئے۔ اَشعَث نے اپنے اور اپنے ساتھ نو افراد کے لیے اس شرط پر امان طلب کی کہ وہ مسلمانوں کے لیے قلعہ کا دروازہ کھول دیں گے۔ حضرت مُہاجرؓ نے یہ شرط تسلیم کر لی۔ جب اَشعَث نے نو افراد کے نام لکھے تو جلد بازی اور دہشت کی وجہ سے اپنا نام لکھنا بھول گیا۔ پھر حضرت مُہاجرؓ کے پاس تحریر لے کر گیا جس پر انہوں نے مہر ثبت کر دی۔ پھر اَشعَث نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا تو مسلمان اس میں داخل ہو گئے۔ حضرت مُہاجرؓ نے امان نامہ منگوایا اور اس میں درج تمام لوگوں کو معاف کر دیا مگر اس میں اَشعَث کا نام نہ تھا۔ اس پر حضرت مُہاجرؓ نے ان کے قتل کا ارادہ کر لیا مگر حضرت عکرمہؓ کی درخواست پر اسے باقی قیدیوں کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں روانہ کر دیا کہ اس کے بارے میں بھی حضرت ابوبکرؓ ہی فیصلہ فرمائیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کی جان بخش دی اور اس کا اسلام قبول کر لیا اور اس کے گھر والے اس کے سپرد کر دیے۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں جب عراق اور شام کی جنگیں پیش آئیں تو وہ بھی اسلامی فوجوں کے ہمراہ ایرانیوں اور رومیوں سے جنگ کرنے کے لیے باہر نکلا اور کارہائے نمایاں انجام دیے جس کی وجہ سے لوگوں کی نظر میں اس کا وقار پھر بلند ہو گیا اور اس کی گم گشتہ عزت پھر واپس مل گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مرتد باغیوں کے ساتھ یہ آخری جنگیں تھیں۔ ان کے بعد عرب سے بغاوت کا مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا اور تمام قبائل حکومت اسلامیہ کے زیر نگیں آ گئے۔ اکثر مصنفین اور خاص طور پر اس زمانے کے سیرت نگار عموماً حضرت ابوبکرؓ کی ان جنگوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ گویا جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا ان کے خلاف یہ سارا جہاد کیا گیا اور تلوار کے زور سے ان کا قلع قمع کیا گیا کیونکہ یہی ان کی شرعی سزا تھی لیکن تاریخ و سیرت کا مطالعہ کرنے والا ہرگز اس بات کی تائید نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طرزِ عمل اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی محض نبوت کا دعویٰ کرنے پر کوئی کارروائی فرمائی اور نہ ہی حضرت ابوبکرؓ کی یہ جنگی مہمات صرف اس وجہ سے تھیں کہ جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کیا جاتا بلکہ اصل سوچ ان لوگوں کی باغیانہ روش تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ جو لوگ توڑ مروڑ کر اسلام کی تاریخ پیش کرتے ہیں وہ اسلام کی خدمت نہیں کر رہے۔ اگر ان کے مدِ نظر اسلام کی خدمت ہے تو وہ سچ کو سب سے بڑا مقام دیں اور غلط بیانی اور واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے کُلّی طور پر احتراز کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہرحال پھر جنگیں ہوئیں۔ کون کون سی جنگیں ہیں؟ کیا ان کے نام تھے اور ان کی فتوحات کا تذکرہ ان شاء اللہ آئندہ ہوگا۔ یہ جنگیں جو مسلمانوں نے ایرانیوں کے خلاف عراق کے علاقے میں لڑیں اور اللہ تعالیٰ نے ان میں

مسلمانوں کو حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں جو فتوحات عطا فرمائیں ان کا ذکر ہوگا۔ ان شاءاللہ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایرانیوں کے خلاف جنگوں کا تذکرہ

۲۲؍ جولائی ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۲؍ وفا ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے گذشتہ جمعہ میں بتایا تھا کہ آج حضرت ابوبکرؓ کے دَورِ خلافت میں ایرانیوں کے خلاف کارروائیوں کا بیان ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک جنگ ہوئی اسے جنگِ ذات السلاسل یا جنگ کاظمہ کہتے ہیں۔ یہ جنگ محرم الحرام 12 ہجری میں ہوئی۔ یہ جنگ تین ناموں سے معروف ہے۔ جنگِ ذات السلاسل، جنگِ کاظمہ اور جنگِ حَفِیر۔ اس جنگ کو ذاتُ السَّلَاسِل یعنی زنجیروں والی جنگ اس لیے کہا جاتا ہے کہ عربی میں سلسلۃ زنجیر کو کہتے ہیں جس کی جمع سلاسل ہے۔ کیونکہ اس جنگ میں ایرانی فوج نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ لیا تھا تا کہ کوئی شخص جنگ سے بھاگنے نہ پائے۔ یہ جنگ مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان کَاظِمہ مقام کے قریب لڑی گئی تھی اس لیے اسے جنگِ کاظمہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ حَفِیر علاقہ میں ہونے کی وجہ سے اس جنگ کو جنگِ حفیر بھی کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس جنگ کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ تھے اور ایرانیوں کی جانب سے سپہ سالار کا نام ہُرمُز تھا۔ مسلمانوں کے لشکر کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی۔ ایرانیوں کو شکستِ فاش ہوئی اور وہ بھاگ گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح کی ایک بڑی وجہ حضرت ابوبکرؓ کی وہ پالیسی بھی تھی جو انہوں نے عراق کے کاشتکاروں کے بارے میں وضع کی تھی اور جس پر خالد نے سختی سے عمل کیا تھا۔ اس پالیسی کے تحت انہوں نے کاشتکاروں سے مطلق تعرض نہ کیا۔ جہاں جہاں وہ آباد تھے انہیں وہیں رہنے دیا اور جزیہ کی معمولی رقم کے سوا اَور کسی قسم کا تاوان یا ٹیکس ان سے وصول نہ کیا۔ جنگ کاظمہ دوررَس نتائج کی حامل ثابت ہوئی۔ اس لڑائی نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں اور انہوں نے دیکھ لیا کہ وہ ایرانی جن کی سطوت کا شہرہ ایک عرصہ سے سننے میں آ رہا تھا اپنی پوری طاقت کے باوجود ان کی معمولی فوج کے مقابلے میں بھی نہ ٹھہر سکے۔ اس جنگ میں مالِ غنیمت کی جو مقدار ان کے ہاتھ لگی اس کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر جنگ اُبُلَّہ کا ذکر ہے جو بارہ ہجری میں لڑی گئی۔ کتب تاریخ میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں کے عہد مبارک میں جنگ اُبُلَّہ اور اُبُلَّہ کی فتح کا ذکر ملتا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کی پہلی بار فتح حضرت ابوبکرؓ کے عہدِ مبارک میں ہوئی تھی لیکن بعد میں ایرانیوں کی بحری امداد کے بل بوتے پر اہلِ اُبُلَّہ نے بغاوت کر کے آزادی حاصل کر لی۔ پھر حضرت عمرؓ کے عہدِ مبارک میں یہ دوبارہ فتح ہوا۔ پھر ایک جنگ مَذَار ہے۔ یہ معرکہ صفر بارہ ہجری میں ہوا۔ حضرت خالدؓ مَذَار میں قارِن کی فوج کے مقابلے پر آئے اور اپنی فوج کی صف آرائی کی۔ دونوں طرف سے مقابلہ ہوا۔ دونوں حریفوں کی نہایت غیظ و غضب کی حالت میں مڈھ بھیڑ ہوئی۔ سرداروں کے مارے جانے سے ایرانی حوصلہ ہار بیٹھے اور میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ جنگ کے بعد لڑائی میں حصہ لینے والوں اور ایرانی فوج کی حمایت کرنے والوں کو مع اہل و عیال کے قید کر لیا گیا۔ پھر جنگ وَلَجہ ایک جنگ ہے۔ صفر بارہ ہجری میں ہوئی۔ ایرانیوں کی فوجیں شکست کھا کر بھاگیں مگر حضرت خالد بن ولیدؓ نے سامنے سے اَور گھات لگائے ہوئے دستوں نے پیچھے سے ان کو ایسا گھیرا کہ وہ بوکھلا گئے یہاں تک کہ کسی کو اپنے ساتھی کے قتل کی بھی پروا نہ رہی۔ پھر جنگ اُلَّیس کا ذکر ہے۔ جنگ اُلَّیس ماہ صفر بارہ ہجری میں ہوئی۔ حضرت خالدؓ نے اپنی فوج کی صف آرائی اس طرح کی جیسا کہ اس سے پہلے کی لڑائیوں میں کر چکے تھے۔ شدید ترین لڑائی ہونے لگی۔ اس لڑائی میں ستر ہزار ایرانی مارے گئے۔ مسلمان ایک سو اڑتیس شہید ہوئے۔ بہرحال مؤرخین کو اس بات پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے ایرانیوں کی اتنی بڑی تعداد کو کیسے مار ڈالا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اَمغِیشِیَا کی فتح کے بارے میں لکھا

ہے کہ اَمغِیشِیَا کو اللہ نے صَفَر بارہ ہجری میں جنگ کے بغیر ہی فتح کرا دیا تھا۔ اَمغِیشِیَا عراق میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اُلَّیس اور اَمغِیشِیَا کی فتح کی اطلاع پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اب عورتیں حضرت خالد بن ولیدؓ جیسا شخص پیدا نہیں کر سکیں گی۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ باقی ان شاء اللہ آئندہ

حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں لڑی گئی جنگوں کا ذکر

۲۹؍جولائی ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۹؍وفا ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے کی مہمات کا ذکر ہو رہا تھا۔ جنگوں کا بقایا ذکر آج کروں گا جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں لڑی گئی تھیں۔

جنگ حِیرَہ، ربیع الاول بارہ ہجری کے اوائل میں حضرت خالدؓ نے امغیشیا سے حِیرَہ کی طرف کوچ کیا۔ دشمن نے مقابلہ آرائی کو اختیار کیا اور مسلمانوں پر پتھر برسانے شروع کر دیے۔ مسلمانوں نے ان پر تیروں کی بارش کی اور ان پر ٹوٹ پڑے اور محلات اور قلعوں کو فتح کر لیا۔ فتح حِیرَہ عظیم جنگی اہمیت کی حامل ثابت ہوئی۔ حِیرَہ کی فتح سے عراق کو فتح کرنے اور اس کو اسلامی سلطنت کے تابع کرنے سے متعلق حضرت ابوبکرؓ کی آرزوؤں کا ایک حصہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا جو ایران پر براہ راست حملہ آور ہونے کی تمہید تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے بعد جنگ انبار یا ذات العیون کا ذکر ہے جو بارہ ہجری میں ہوئی۔ ایرانی فوج حِیرَہ کے بالکل قریب انبار اور عین التمر میں خیمہ زن ہو چکی تھی۔ حضرت خالدؓ اپنے لشکر کے اگلے حصہ کو لے کر وہاں پہنچے۔ انہوں نے قلعہ کے دفاعی انتظامات کا جائزہ لیا اور اپنی خداداد فراست سے ایک منصوبہ بنایا۔ حضرت خالدؓ نے ایک ہزار تیرانداز منتخب کیے جو بہت اچھے نشانہ باز تھے اور ان کو ہدایت کی تم لوگ صرف ان کی آنکھوں کو اپنے تیروں کا نشانہ بناؤ اور اس کے سوا کہیں اَور نہ مارو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایک ساتھ تیر چلائے اور اس کے بعد کئی دفعہ ایسا ہی کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس روز تقریباً ایک ہزار آنکھیں پھوٹ گئیں۔ اسی لیے یہ جنگ ذات العیون کے نام سے بھی مشہور ہے یعنی آنکھوں والی جنگ۔ دشمنوں میں شور مچ گیا کہ اہلِ انبار کی آنکھیں جاتی رہیں چنانچہ حاکم انبار شیرزاد نے پھر حضرت خالد بن ولیدؓ سے صلح کے لیے مراسلت کی اور درخواست کی کہ مجھ کو سواروں کے ایک دستے کے ساتھ جن کے ساتھ سامان وغیرہ کچھ نہ ہو یہاں سے نکلنے اور اپنے ٹھکانے پر پہنچنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس کو منظور کر لیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر جنگ عین التمر بھی بارہ ہجری میں لڑی گئی، اس کا ذکر ہے۔ انبار اور عین التمر کی فتح کے بعد خالدؓ نے ولید بن عقبہ کو خمس دے کر فتح کی خوشخبری کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیجا۔ پھر جنگ دومۃ الجندل ہے۔ یہ بھی بارہ ہجری کی ہے۔ اگر دومۃ الجندل مسلمانوں کے قبضہ میں نہ آتا تو عراق میں مسلم فوجوں کے لیے خطرات کا سامنا تھا۔ پھر جنگِ حصید اور خنافس کا ذکر ہے۔ حصید کوفہ اور شام کے درمیان ایک چھوٹی سی وادی ہے۔ خنافس عراق کی طرف انبار کے قریب ایک جگہ ہے۔ ثنی اور زمیل کا واقعہ۔ زمیل ایک مقام ہے۔ حضرت خالدؓ مصیخ سے چل کر مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے زمیل آئے۔ رات کے وقت تینوں اطراف سے ربیعہ کی فوج پر اور ان لوگوں پر جو بڑی شان سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے شب خون مارا اور تلواریں سونت کر ان کا ایسا صفایا کیا کہ کوئی بھاگ کر کہیں خبر بھی نہ دے سکا۔ پھر جنگ فراض کے بارے میں آتا ہے۔ یہ معرکہ مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ذی قعدہ بارہ ہجری میں فراض کے مقام پر ہوا۔ اس معرکہ میں میدانِ جنگ اور بعد ازاں تعاقب میں دشمن کے ایک لاکھ آدمی کام آئے۔ فتح کے بعد حضرت خالدؓ نے فراض میں دس دن قیام کیا اور پچیس ذی قعدہ بارہ ہجری کو انہوں نے اپنی

فوج کو واپس حیرہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں خلیفہ اول کو تاریخ اسلام میں ایک ممتاز ترین مقام حاصل ہے وہاں پر سیدنا خالدؓ بھی ان نامور سپہ سالاروں میں سے سب سے پہلے تھے جو بیرونی علاقوں کو فتح کرنے اور دنیا کے سیاسی و مذہبی نقشے کو نئی شکل دینے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دست راست تھے۔ بہرحال یہ کچھ تھوڑا سا حصہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے کا ہے۔ بقایا ان شاء اللہ آئندہ پیش ہوگا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ اگلے جمعہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ (آمین)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۲ء کے موقع پر میزبانوں، مہمانوں اور شاملین کو زرّیں نصائح

۵ر اگست ۲۰۲۲ء بمطابق ۵ ظہور ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء کے بعد دوبارہ وسیع پیمانے پر منعقد ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال بھی جلسہ ہوا تھا لیکن محدود تعداد کے ساتھ۔ گو اس سال بھی یہ جلسہ سالانہ صرف برطانیہ جماعت کا ہے اور باہر کے مہمان بہت محدود تعداد میں شامل ہو رہے ہیں لیکن تینوں دن انشاء اللہ تعالیٰ برطانیہ کی سب جماعتوں کو شامل ہونے کی اجازت ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اچھی حاضری ہو جائے گی۔ حکومت کی طرف سے جو اکٹھے ہونے پر پابندیاں تھیں وہ اب اتنی نہیں رہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم سب احتیاطی تدبیروں کو ختم کر دیں۔ سب احتیاطی پہلوؤں کو سب شاملین کو بہرحال سامنے رکھنا چاہیے اور ان کی پابندی کرنی چاہیے۔ احتیاطی تدبیروں میں سے ایک تو یہ ہے کہ سب شاملین ماسک پہن کر رکھنے کی پابندی کریں۔ اسی طرح انتظامیہ نے بھی اس سال یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ صبح آتے ہوئے اور واپس جاتے ہوئے ہومیوپیتھی دوائی جو اُن کے خیال میں اس بیماری کے لیے بہتر ہے، دینے کا انتظام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں شفا بھی رکھے۔ دوائی میں شفا رکھنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن ہمیں ظاہری کوشش کرنی چاہیے۔ اس سلسلہ میں مَیں تمام شاملین سے کہوں گا کہ انتظامیہ سے تعاون کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ اور رسولؐ کی باتوں کو سننے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کے لیے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں اور ہوئے ہیں۔ جب ہم ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اللہ اور رسولؐ نے کہیں تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی احسن رنگ میں ہم کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں، بچوں، بوڑھوں، عورتوں کو بھی اس بات کا شوق بھی ہے اور ادراک بھی ہے کہ ہم نے جلسہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے اور احسن رنگ میں خدمت بھی کرنی ہے۔ دنیا یہ کوشش کرتی ہے کہ ہمیں رضاکارانہ کام کرنے کے لیے لوگ ملیں لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ اس کے بالکل برعکس مثال پیش کرتی ہے کہ اتنے کام کرنے والے آجاتے ہیں کہ انتظامیہ کو مشکل پیش آتی ہے کہ انہیں سنبھالیں کس طرح۔ ہمارے سب رضاکاروں، کارکنان، کارکنات، افسر یا معاون سب کا فرض ہے کہ جو مہمان دین کی غرض سے آئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آئے ہیں، ان کی خدمت ہم قربانی کر کے بھی کریں گے۔ بلند حوصلگی کا مظاہرہ بھی ہر وقت کریں۔ خوش دلی سے چہرے پر بغیر کسی قسم کی ناپسندیدگی کے آثار ظاہر کیے خدمت کریں۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کارکنان میں بہت سوں میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس جذبے سے سب کارکنان کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب مہمان بھی چند باتیں سن

لیں۔ اگر مہمان اس بات کو سمجھ جائیں اور اس کی پابندی کر لیں جو اسلام کی تعلیم ہے کہ مہمان اپنے میزبان پر غیر معمولی، غیر ضروری بوجھ نہ ڈالے تو پھر محبت اور پیار والی فضا قائم رہتی ہے۔ مہمان اگر میزبان سے غلط توقعات یا ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ کریں تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پس مہمانوں کو بھی چاہیے کہ ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ نہ کریں۔ ان دنوں میں ذکرِ الٰہی اور عبادتوں کی طرف خاص توجہ رکھیں۔ جماعت کی ترقی اور دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لیے بہت دعائیں کریں۔ اسیران جو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ جمعہ کی نماز میں بھی اور جمعہ کے بعد بھی، باقی دنوں میں بھی خاص دعائیں کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے سب مرد و زن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ بعض لوگ جلسہ میں شامل ہونے کی نیت سے باہر کے ممالک سے بھی آئے ہیں لیکن یہاں آ کر بیمار ہو گئے یا بعض بڑی خواہش سے شامل ہونا چاہتے تھے لیکن شامل نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ان کی نیتوں کا اجر دے اور ان دعاؤں کا انہیں بھی وارث بنائے۔

اے حُبِّ جاہ والو یہ رہنے کی جا نہیں

اے حُبِّ جاہ والو یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں

دیکھو تو جا کے ان کے مقابر کو اک نظر
سوچو کہ اب سلف ہیں تمہارے گئے کدھر

اک دن وہی مقام تمہارا مقام ہے
اک دن یہ صبح زندگی کی تم پہ شام ہے

اک دن تمہارا لوگ جنازہ اٹھائیں گے
پھر دفن کر کے گھر میں تأسف سے آئیں گے

اے لوگو! عیش دنیا کو ہر گز وفا نہیں
کیا تم کو خوف مرگ و خیالِ فنا نہیں

سوچو کہ باپ دادے تمہارے کدھر گئے
کس نے بلا لیا وہ سبھی کیوں گزر گئے

وہ دن بھی ایک دن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کُوچ کی نوبت قریب ہے

ڈھونڈ وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو
نفسِ دُنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

(انتخاب از درثمین)

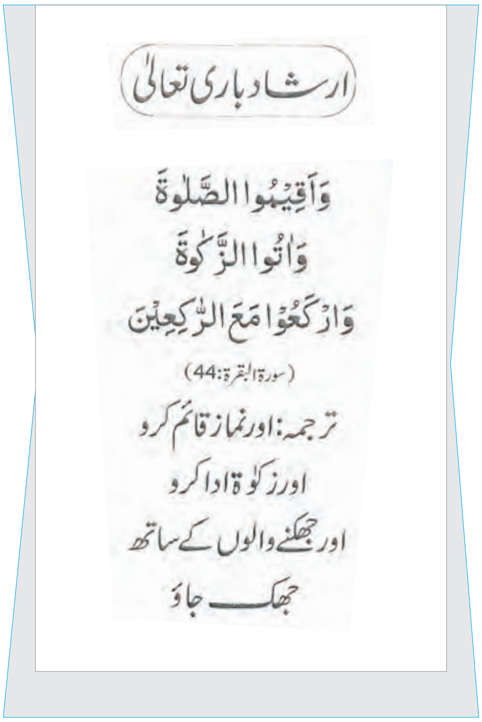
ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ
(سورۃ البقرۃ:44)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو
اور زکوٰۃ ادا کرو
اور جھکنے والوں کے ساتھ
جھک جاؤ

لاطینی امریکہ میں
ایک روحانی سفر کا آغاز

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس علاقہ کے متعلق جسے لاطینی امریکہ بھی کہا جاتا ہے 4 مئی 1944ء کو ایک رؤیاء دیکھی تھی جو اخبار الفضل 11 مئی 1944ء میں شائع شدہ موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''آج رات میں نے ایک اور رؤیا دیکھی جو عجیب قسم کی ہے کہ اس کی تعبیر اس وقت تک سمجھ میں نہیں آئی۔ اس رؤیا سے میرے دل میں بہت افسردگی ہے۔ میں نے دیکھا کہ کوئی شخص ہے جو کسی غیر مذہب کا آدمی معلوم ہوتا ہے لیکن جس جگہ پر وہ ہے اس جگہ پر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے احمدیوں کی حکومت ہے اور اس کے متعلق حکومت نے کوئی فیصلہ کیا ہے۔ اس شخص نے کوئی سیاسی جرم کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے اس جرم کی بناء پر حکومت نے اس کے خلاف فیصلہ صادر کیا اور اس کے لئے اسے پھانسی کا تو حکم نہیں دیا گیا مگر حکومت کی طرف سے کوئی سزا اس کے لئے ضرور تجویز کی گئی ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ چند لوگوں نے حکومت کی طرف سے اس کو پکڑا ہوا ہے اور وہ اس طرح اس کے پیٹ کی کھال چیر رہے ہیں جس طرح بکرے کی کھال اتاری جاتی ہے اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ شخص جسے سزا مل رہی ہے کہہ رہا ہے (مجھے اس کا فقرہ تو صحیح طور پر یاد نہیں مگر اس کا مفہوم یہ تھا) کہ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کی گورنمنٹ اس پر اعتراض کرے گی۔ میں بھی اسی جگہ ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں احمدیوں کی حکومت ہے۔ جب اس نے یہ کہا کہ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کی گورنمنٹ اس پر اعتراض کرے گی تو میں کہتا ہوں یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے یہ جنوبی امریکہ کا علاقہ ہے (یہ مراد نہیں کہ سارا جنوبی امریکہ بلکہ مراد یہ ہے کہ جنوبی امریکہ کا کوئی ٹکڑا) اور اس علاقے پر احمدیوں کی حکومت ہے۔ اس کے بعد میں پھر دیکھتا ہوں کہ لوگ اس کے پیٹ کو چیرتے ہیں مگر وہ بڑے صبر و استقلال سے اس تمام تکلیف کو برداشت کر رہا ہے وہ جانتا ہے کہ چونکہ یہ لوگ میرا پیٹ چاک کر

رہے ہیں اس لئے تھوڑی دیر کے بعد ہی میری موت واقع ہوجائے گی چنانچہ وہ اس وقت کہتا ہے۔

''میری تجہیز وتکفین غیر مذاہب والوں کی طرح نہ کرنا''

جب وہ یہ فقرہ کہتا ہے تو مجھ پر سخت کرب کی حالت طاری ہوجاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو کوئی ایسا شخص تھا جو دل سے مسلمان تھا چنانچہ میں اس سے کہتا ہوں ''کیا تم دل میں مسلمان ہو'' اس پر وہ ایسے رنگ میں سر ہلاتا ہے جیسے کہتا ہو ہاں۔ اس کے اس فقرہ کے کہنے سے میرے دل میں محبت کا سخت جوش پیدا ہوا اور مجھے افسوس ہوا کہ اس کے متعلق حکومت کی طرف سے جو فتویٰ دیا گیا تھا وہ معلوم ہوتا ہے غلط تھا۔ چنانچہ میں اس وقت جوش میں اس کی طرف سے منہ کر کے کھڑا ہو جاتا ہوں اور بڑے جوش سے کہتا ہوں۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم دل سے مسلمان ہو تو میں تمہاری حکومت یہاں قائم کر دیتا پھر مجھے اور جوش پیدا ہوتا ہے اور میں کہتا ہوں اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم دل سے مسلمان ہو تو ہم سارے تمہارے ماتحت آجاتے ہیں۔ پھر میں اور زیادہ زور دیتا ہوں اور کہتا ہوں اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم دل سے مسلمان ہو تو ہم تو تمہارے غلامی سے بھی احتراز نہ کرتے۔ مگر وہ خاموش رہا اور اس کے جواب میں کچھ نہیں کہا۔ اس کے بعد میں نے یہ نظارہ دیکھا کہ آہستہ آہستہ اس کے چہرہ میں تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوئی اور تھوڑی دیر میں ہی اس کی شکل امّ طاہرؓ کی سی بن گئی۔ اس وقت میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوا اور میں اس کے سرہانے کھڑے ہو کر دعا کی یا اللہ اس کو بچا دے۔ مجھے اس وقت یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک مرد کی شکل عورت کی شکل میں کس طرح تبدیل ہوگئی اور وہ امّ طاہرؓ کی صورت میں۔ اس وقت رؤیا میں معین شکل میں اسے امّ طاہرؓ نہیں سمجھتا لیکن یہ ضرور ہے کہ امّ طاہرؓ کی طرح اس کی شکل ہوگئی ہے لیکن پھر بھی خواب میں میرے لئے یہ کوئی اچنبھے کی بات معلوم نہیں ہوتی اس وقت دعا کرتے ہوئے کہتا ہوں الٰہی تو ان کی جان بچالے۔ اس دعا سے پہلے اس نے کوئی بات نہیں کی سوائے اس پہلے فقرہ کے کہ ''میری تجہیز وتکفین غیر مذاہب والوں کی طرح نہ کرنا''، مگر جب میں دعا کرتا ہوں کہ الٰہی تو ان کی جان بچالے تو جیسے عورت بعض دفعہ ناز سے ٹھنک کر بات کرتی ہے اسی طرح اس نے ٹھنک کر کہا اوہوں اوہوں۔ یعنی یہ کیا دعا کرتے ہو پھر اس نے سر ہلایا جس کا مطلب یہ ہے کہ میری زندگی کے لئے دعا نہ کرو اس کے بعد میں نے دیکھا کہ اس کی شکل ام طاہرؓ کی شکل میں پوری طرح تبدیل ہوگئی اور جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ام طاہر ہیں تو میں نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا خدا تمہاری روح پر فضل نازل کرے۔ تمہاری روح پر برکتیں نازل کر۔ خدا تمہاری روح پر بڑی بڑی رحمتیں نازل کرے اور میں نے دیکھا کہ وہ بڑے سکون اور اطمینان سے لیٹی ہوئی ہیں پھر خواب میں ہی جگہ بدل جاتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اس وجود کی چارپائی اماں جان کے صحن میں ہے اس صحن کے پاس ہی ایک کمرہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں تو اس میں آدمی رہتے تھے مگر آج کل غسل خانہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے میں اس کمرہ کی طرف جاتا ہوں تو راستہ میں میں نے انور یا طاہر کو دیکھا۔ میں نے اسے چارپائی کے پاس کھڑا کر دیا اور کہا کہ پیٹ چاک ہو تو بعض دفعہ کتے بو سونگھ کر حملہ کر دیتے ہیں اس لئے تم چارپائی کے پاس کھڑے رہو اور پہرہ دو۔ اس کے بعد میں اس کمرہ میں گیا ہوں وہاں میں نے بعض عورتوں کو دیکھا میرے جانے پر وہ کھڑی ہوگئیں ہیں ان میں میں نے اپنی لڑکی امۃ الباسط کو بھی دیکھا اسی طرح سیٹھ غلام غوث صاحب حیدرآبادی کی ایک نواسی ہے جس کا نام رشیدہ ہے میں نے دیکھا کہ وہ بھی اسی جگہ کھڑی ہے مگر باوجود اسے پہچاننے اور یہ علم رکھنے کے کہ یہ رشیدہ ہی ہے میں کہتا ہوں کہ اس کا نام امۃ الحفیظ ہے حالانکہ امۃ الحفیظ اسی بیٹی کا نام ہے جو خلیل احمد صاحب ناصر سے بیاہی گئی ہیں شکل بھی رشیدہ کی ہی ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ امۃ الحفیظ ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

فرمایا: اگر اس خواب میں جنوبی امریکہ کے کسی علاقہ میں ہونا اور پھر ایک ایسے شخص کا دکھایا جانا نہ ہوتا جس کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ وہ شائد غیر مسلم ہے تو میں شائد اس کی یہ تعبیر کرتا کہ ام طاہر کا اپریشن غلط ہوا ہے اگر اپریشن نہ ہوتا تو ان کی جان بچ جاتی رؤیا میں ان کا ٹھنک کر اوہوں اوہوں کرنا اور یہ کہنا کہ میری زندگی کے لئے دعا نہ کرو یہ حصہ تو اسی لحاظ سے ان پر یقیناً چسپاں ہوجاتا ہے کہ ڈاکٹر بار بار مجھے یہ کہتا تھا کہ خاتون مریض علاج میں میری مدد نہیں کرتی اور وہ اپنی صحت کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتی جس سے مرض کا

مقابلہ ہو اور ان کی طبیعت بیماری پر غالب آسکے باوجود ساری کوششوں کے ان کا طریق اس طرز کا تھا کہ گویا اب انہیں زندگی کی ضرورت نہیں۔

فرمایا: اس خواب کے دو حصے ہیں ایک ہمارا جنوبی امریکہ میں ہونا اور دوسرا ایک ایسے شخص کا دکھایا جانا جس کو ہم نے پہلے غیر مسلم سمجھا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دل سے مسلمان تھا یہ دو حصے بتلا رہے ہیں کہ یہ خواب کسی اور واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے البتہ اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغ کے لئے جو نئے رستے کھولنے والا ہے ان میں جنوبی امریکہ بھی شامل ہے کیونکہ میں نے دیکھا کہ جنوبی امریکہ کے ایک حصہ پر ہماری حکومت قائم ہوگئی ہے جنوبی امریکہ میں دس گیارہ ریاستیں ہیں اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ خواب کس حصہ کے لئے مقدر ہے۔

فرمایا: اس امر کی طرف ذہن جاتا ہے کہ امّ طاہرؓ چونکہ میری بیوی تھی اس لئے ممکن ہے اس خواب کا یہ مطلب ہو کہ کسی وقت جب احمدیت کو غلبہ میسر آجائے گا اس وقت کسی ایسے شخص سے مقابلہ ہوگا جو دل سے ایمان تو رکھتا ہوگا مگر ظاہر میں مخالف ہوگا جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یَکۡتُمُ اِیۡمَانَہٗۤ (المؤمن:29) وہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا پس ممکن ہے اس کے دل میں بھی ایمان ہو لیکن اپنی قوم کے ڈر سے احمدیت کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے اور پھر گرفتار ہو کر سزا پائے لیکن اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ آخری وقت میں اظہار عقیدت اور اظہار ایمان کر دے گا اور بتا دے گا میں احمدی ہوں بیوی چونکہ مرد کے ماتحت ہوتی ہے اس لئے ممکن ہے اس سے مراد یہی ہو کہ وہ دل سے اظہار ایمان کرے گا اور یہ جو اس نے پہلے کہا ہے کہ

”میری تجہیز و تکفین غیر مذاہب والوں کی طرح نہ کرنا“

اس کا یہ مطلب ہو کہ اس کے عقائد عام مسلمانوں والے نہیں ہوں گے لیکن بعد میں امّ طاہرؓ کی شکل دکھانے سے یہ مراد ہو کہ وہ دل میں احمدی ہوگا۔

گفتگو کے بعد مجھ سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ذکر کیا کہ شاید امّ طاہرؓ سے یہ مراد ہو کہ گو وہ شخص یَکۡتُمُ اِیۡمَانَہٗۤ کا مرتکب ہو اور اس وجہ سے اپنی جان بھی کھو بیٹھے مگر اس کے بعد اس کی نسل طاہر ثابت ہو اور احمدیت کی خادم بنے اور اس طرح وہ شخص امّ طاہرؓ کا لقب پانے کا مستحق ہو یہ تعبیر درست معلوم ہوتی ہے اور اس سے بظاہر خواب کی پیچیدگی دور ہو جاتی ہے۔

(الفضل 11 مئی 1944ء صفحہ 1)

جنوبی امریکہ میں ایک بڑا ملک برازیل ہے جو پہلے پرتگال کی نوآبادی تھا اور جنوبی امریکہ کا باقی کا نصف برّاعظم سپین کی نوآبادی تھا۔ جب مسلمانوں کو ان ملکوں میں زوال آیا تو انہی دنوں میں امریکہ دریافت ہوا۔ اور یورپ کے ممالک میں نوآبادیاں بنانے کی دوڑ شروع ہوگئی۔ سپین اور پرتگال کی بندرگاہوں سے بھی جہاز بھر بھر کر امریکہ کے مختلف ساحلوں پر اترنے لگے تا کہ وہ بادشاہ کے نام پر ان علاقوں کو فتح کر کے ان کی حکومتیں قائم کر دیں۔ اس دور میں مسلمانوں پر خاص سختی برتی جا رہی تھی جس سے بچنے کے لئے ان جہازوں میں جان بچا کر جانے والے مسلمانوں کی بھی خاص تعداد تھی جنہوں نے وہاں جا کر جنوبی امریکہ کے مختلف علاقوں میں بود و باش اختیار کی مگر وہاں بھی ان سے کوئی نرمی کا سلوک نہیں ہوا جس کی وجہ سے وہ زیر زمین اس لحاظ سے چلے گئے کہ انہوں نے نام بدل کر اپنے آپ کو spiritualist یعنی روحانی لوگ کہنا شروع کر دیا۔ ان لوگوں کی بڑی تعداد اب بھی وہاں ہر جگہ پائی جاتی ہے اور ان کی بعض روایات مسلمانوں جیسی ہیں۔

حضرت خلیفة المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے جن کی رویاء حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ذکر بھی ہے۔ 1985ء میں برازیل کے ملک میں مشن احمدیہ کا آغاز فرمایا اور جماعت احمدیہ کا اس خطہ میں ایک نئے روحانی سفر کا آغاز ہوا۔ خاکسار کو آپ نے وہاں پر جانے کا ارشاد فرمایا اور 1988ء تک میں نے وہاں پر قیام کیا۔ تمام ابتدائی نوعیت کے ضروری امور سر انجام دیئے۔ اسی دوران محترمہ سسٹر امینہ ایدل وائز المیدا دیاز (Sister Amina Almeda Diaz Adelwuise) نے قبول اسلام و احمدیت فرمایا اور وقف بھی کر دیا۔

جو حضرت خلیفة المسیح رحمہ اللہ نے قبول فرما لیا اور آں جناب کی ہدایت کے مطابق انہوں نے احمدیہ لٹریچر کو پرتگالی زبان

میں ڈھالنا شروع کر دیا۔ دو سال کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد پرتگالی میں ترجمہ قرآن کا کام ہم دونوں نے کیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔آپ نے جوبلی کے جلسہ سالانہ پر انہیں پہلی احمدیہ خاتون مبلغہ بھی قرار دیا۔(بحوالہ محسنات صفحہ 53)

نومبر 1988 میں ارشاد حضور رحمہ اللہ پر خاکسار گوائٹے مالا میں جماعت احمدیہ کے دوسرے مشن کا آغاز کرنے اور اس خطہ کی پہلی مسجد بیت الاول کی تعمیر کرانے کے لئے حاضر ہوا۔ جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خود بنفسِ نفیس یہاں آکر تین جولائی 1989 کو فرمایا۔آپ کا استقبال سرکاری طور پر حکومت کے ایک سربراہ کی طرح ہوا۔ سرکاری پولیس افسران سرکاری کپڑوں میں اور سادہ کپڑوں میں آپ کے آگے پیچھے رہتے تھے۔ایک سیکوریٹی کے اعلیٰ افسر نے جو آپ کی شخصیت اور عبادت سے خاصے متاثر تھے۔آپ کی اقتداء میں با اجازت نمازیں بھی ادا کیں اور بعد میں حلقہ بگوش اسلام و احمدیت بھی ہو گئے۔ نائب صدر مملکت و وزراء مملکت اور حکومت کے ذمہ دار عہدیداران نے آپ کا استقبال فرمایا اور آپ کو خوش آمدید کہا۔آپ کے متعدد انٹرویوز ہوئے۔ ہمسائیہ ممالک کے اخباری نمائندے بھی اس غرض کے لئے تشریف لائے۔ ٹیلی وژن پر آپ کا انٹرویو دور ونزدیک کے ہمسائیہ ملکوں میں دیکھا اور سنا گیا چنانچہ کولمبیا سے بہت سے دستخطوں پر مشتمل ایک خط بھی آیا جس میں وہاں پر بھی ایسی ہی ایک مسجد تعمیر کئے جانے کی استدعا لکھی گئی تھی۔

ملک کے اخبارات میں آپ کی آمد کا خوب چرچا ہوا۔اور آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے نشانات ظاہر ہونے لگے۔ مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے ڈیڑھ دو سو مزدوروں نے آپ کی تبلیغ کو سنا اور بہت متاثر ہوئے۔آپ نے انہیں خطاب فرمایا اور اپنی طرف سے ایک ایک ہفتے کی مزدوری بطور انعام کے عنایت فرمائی۔ چنانچہ یہ لوگ ہی ہمارے اولین نومبائین تھے۔حضور نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ بہت بیعتیں ہونگی بس لیتے چلے جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا Prensa Libre۔ کی 11 ستمبر اور 14 ستمبر 1989 کی اشاعتوں سے یہ انٹرویو شائع ہوا ہے کسی قدر پیش کیا جاتا ہے۔

حضورؒ نے اپنے انٹرویوز میں فرمایا تھا کہ اسلام یہ ہے کہ ہر ایک سے پیار کیا جائے اور کسی سے نفرت نہ کی جائے.....آپ نے فرمایا ہمارے خیال میں اسلام وہ آخری مذہب ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور اسلام اپنے اندر بین الاقوامی اور عالمگیر سچائیاں رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ اس لئے نازل فرمایا ہے تا کہ تمام انسانوں کو اس کے ذریعہ سے متحد کیا جائے... چنانچہ آپ جس تاثر پر حیران اور فکر مند تھے وہ یہ کہ لاطینی امریکہ میں تمام قدرتی وسائل موجود ہیں اس لئے یہاں بھی زندگی امریکہ جیسی ہونی چاہئے۔مگر صورت حال یہ ہے کہ اگر یہ اپنی زمین کا ایک ایک انچ بھی فروخت کر دیں تو امریکہ کے بنکوں کا قرضہ چکانے کے قابل نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ لاطینی امریکہ کے ممالک اور غیر ترقی یافتہ ممالک خراب معاشیات کی وجہ سے نقصان اٹھا رہے ہیں اس کے ذمہ دار عالمی بنک اور عالمی بنکاری کا نظام ہے جن کے ذریعہ سے معاشی سیاست ملکوں میں عمل پذیر ہے یہ مقروض ممالک کو جو کچھ کہتے ہیں وہ وہی کچھ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

جنگ اور امن کے متعلق آپ نے اپنا یہ خیال ظاہر فرمایا کہ اس کا تعلق سپر پاورز (Super Powers) سے ہے۔ وہ جو اختلافات کا بیج بوتے ہیں تو انہیں پھر ان کی وجہ سے جو پھل لگتا ہے وہ جنگوں کو جنم دیتا ہے۔ پس ہمیں اس بات کا تجزیہ کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ اختلافات کی وجوہات کیا ہیں۔ اور اس کا حل کیا ہے اور اس کے لئے ہمیں ایک با اخلاق دنیا جنم دینی ہے۔ درحقیقت بات یہی ہے کہ لاطینی امریکہ کے ممالک ہوں یا دیگر مشرقی ممالک ہوں وہ اخلاقی طاقتوں کو کھو بیٹھے ہیں اور اپنے اندر اخلاقی طاقتوں کو پیدا کرنے کے لئے انہیں بہت سخت کوشش کرنی پڑے گی یہ بات ہم نے اپنے تجربہ سے معلوم کر لی ہے جن ممالک نے ہمارے داعیان کو قبول کیا ہے وہ اخلاقی سرچشموں کی طرف لوٹے ہیں اور انہوں نے اپنے اندر اخلاقی قوتوں کو ترقی دی ہے ایک بیمار پر آسانی سے بکٹیریا (bacteria) حملہ آور ہو جاتے ہیں اور وہاں پر اپنی کالونی بنا لیتے ہیں اور ایک سٹرانڈ والا جسم موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ ایک ملک اپنی اخلاقی طاقت سے کسی کو اپنے اوپر سوار ہونے نہیں دے گا جیسے کہ گدھ وغیرہ پرندے مردہ پر سوار ہو جاتے ہیں۔ اور اس کو ختم کر کے دم لیتے ہیں۔ پس ہم جو پیغام دیتے ہیں

وہ یہی ہے کہ اپنے اندر وہ اخلاقی طاقتیں پیدا کریں۔ پس اس بات کا ہمیں یقین ہے کہ وہ معاملات جن کی وجہ سے دنیا پریشان ہے دور ہو جائیں گے۔

آپ نے کہا کہ میرے نزدیک اظہار خیال کی آزادی بہت ضروری ہے ۔ پریس کی آزادی کے متعلق آپ بات کر رہے تھے کہ اس کی آزادی میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔ ایک جنگ مقدس جو ضروری ہے وہ یہ بھی ہے کہ اظہار خیال کی آزادی کے لئے جدوجہد کی جائے۔ حقیقت یہی ہے کہ ایک انسان خدا کے سامنے ہی جواب دہ ہے کسی حکومت یا کسی شخص کو کسی کے احساسات کسی کے جذبات اور اس کے اظہار خیال کی طاقت کو ماؤف نہیں کرنا چاہئے۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ دراصل اپنے جھوٹے خداؤں کی پرستش میں لگے ہوتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ اس بات سے کوئی انہیں آگاہ کرے اور خدا کی دی ہوئی طاقتوں کو یعنی عقلمندانہ کانشس کو ہی جڑ سے اکھیڑ دینا چاہتے ہیں۔

اس مضمون کو بدلتے ہوئے سوال کیا گیا کہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیھم السلام نے معجزات دکھائے۔ حضرت محمد ﷺ کے معاملہ میں کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا مکہ کو بغیر خون خرابے کے فتح کر لینا ایک معجزہ تھا۔ اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ’’میں یہ سوال سن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ کیونکہ میں اس سوال میں بڑی عقل و دانش دیکھ رہا ہوں۔ ایسے میں جبکہ جنگیں مسلسل کی جاتی تھیں آپ ﷺ کا بغیر کسی خون خرابے کے امن و امان کو قائم کر دینا بلا شک ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ اسی طرح اسلام کے بانی حضرت محمد ﷺ نے کھول کر صاف طور پر یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں اسلام کی آخری فتح کے لئے تلوار استعمال نہیں کی جائے گی بلکہ محبت اور برہان سے کام لیا جائے گا۔‘‘

دوران گفتگو دریافت کیا گیا کہ گوائٹے مالا میں عیسائیوں کی کثرت ہے اور کچھ عرب کیتھولک بھی ہیں اور تھوڑی تعداد میں یہودی بھی ہیں۔ آپ ان کو کیا پیغام دیں گے کیا آپ پسند کریں گے کہ وہ آپ کے ساتھ شامل ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ اعلیٰ اور مضبوط اخلاق اپنانے کا پیغام دیتی ہے جو کہ گوائٹے مالا اور اس طرح دوسرے ممالک کے لوگوں کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ وہ اپنے اندر ایک اخلاقی انقلاب لائیں اور ہمیں امید ہے کہ اس رو سے وہ ہماری بات ضرور سنیں گے۔ یہ تو منافقت ہوگی کہ اگر میں یہ نہ کہوں بلکہ میں پسند کروں گا کہ گوائٹے مالا کے لوگ چاہے وہ بنیادی طور پر عیسائی ہوں یا مسلمان یا کوئی اور وہ ہماری جماعت میں آکر متحد ہو جائیں۔ بنیادی طور پر ہر مذہب پھیلنا چاہتا ہے اور یہ ہی طریق ہے جس کے ذریعہ سے اچھی باتیں جو ہمارے پاس ہیں ہم دوسروں کو اس میں شریک کر سکتے ہیں۔ پس ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ ایک ضرورت ہے کہ ہم پوری پاکیزگی دوسروں کو دے سکیں۔ اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ کوئی سیاسی پلان یا کوئی دھوکہ بازی کا پروگرام یا کوئی غیر محتاط بات بیچ میں حائل نہ ہو۔ آپس کے تعلقات پورے طور پر بے تکلفی کے ہوں۔ لوگوں کو اپنی طرف سے پورا احترام دیا جانا چاہئے اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہمارا عمل ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہی زمین کے دوسرے حصوں میں تقریباً ۱۲۰ ممالک میں ہم موجود ہیں۔ جہاں بھی ہماری جماعت پائی جاتی ہے جماعت احمدیہ کا ہر جگہ پر پیغام محبت کا پیغام ہے اور امن کا پیغام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے انٹرویو کے آخر میں فرمایا کہ میں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ آپ لوگ اسلام کو اور اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم کو اچھی طرح سمجھیں اور قرآن کریم کا کھلے دل کے ساتھ اور آزاد روح کے ساتھ مطالعہ کریں کہ دل آپس میں محبت اور بھائی چارہ میں مل جائیں اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری پہلے سے زیادہ امداد فرمائے اور ہم نئی نسلوں کے لئے ایک بہتر دنیا پیش کرنے والے ہوں جس میں تشدد نہ ہوں منشیات نہ ہوں۔ غربت نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہوئے ہم میں اسقدر اخلاقی طاقتیں ہوں کہ ہم اس کے ذریعہ سے زیادہ ترقی کرنے کے قابل ہوں اور یہ بات ہمارے لئے خوشی اور سکون کا باعث ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ نے جولائی ۱۹۸۹ کے جلسہ سلانہ جوبلی پر جو کچھ اس دورہ کے متعلق فرمایا اس میں سے کچھ من و عن پیش خدمت ہے۔ آپ نے فرمایا۔

نمائندے کے تاثرات۔

گوائٹے مالا کے معروف اخبار Prensalibre کے ایک معروف نمائندے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''اس اخباری نمائندے نے فرمایا کہ جب مجھے پتہ چلا کہ آپ ایک مسجد کے افتتاح کیلئے تشریف لا رہے ہیں تو مجھے یوں ہی خیال آیا کہ میں جوزائچہ نکالتا رہتا ہوں اور ستارے پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں اور اس میں میں سارے ملک میں مشہور بھی ہوں۔ تو کیوں نہ اس دن کا زائچہ نکال کر دیکھوں کہ یہ دن کیسا ہے؟ جب میں نے زائچہ نکالا تو مجھے پتہ چلا کہ گوائٹے مالا کی تاریخ میں یہ سب سے معزز دن ہے۔انہوں نے کہا کہ اس وقت ہی میرے دل میں جا گزیں ہو گیا کہ یہ کوئی اہم واقعہ ہے اور اس کا تعلق آپ سے ہے۔ چنانچہ انہوں نے جماعت کے متعلق بہت اچھا مضمون اپنے اخبار میں شائع کیا جس سے تمام گوائٹے مالا میں احمدیت سے غیر معمولی دلچسپی پیدا ہوگئی۔'' (الفضل ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء)

پولیس کا کردار اور تاثرات:

حضور رحمہ اللہ کی حفاظت کا جو یہاں کی پولیس کے ذریعہ سے انتظام کیا گیا تھا اس کے متعلق فرمایا:

''ہمارے پورے دورے کے دوران پولیس escort ہمیشہ مسلسل ہمارے ساتھ رہی تھی۔ اور جس سڑک پر سے بھی گزرتے تھے ساری دوسری ٹریفک مسلسل بند کر دی جاتی تھی۔ ایک دلچسپ تجربہ وہاں یہ ہوا کہ ہمارے سیکورٹی چیف جو تھے انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ بڑی خوشی کے ساتھ پڑھیں۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے کہ میری بیوی نہایت کیتھولک ہے۔ وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی ہے کہ فلاں جو منسٹر (مذہبی لیڈر عیسائی پادری) آئے تھے انہوں نے بہت اچھی سروس کی ہے اور اس کا دل پر بڑا اثر ہوا ہے۔تم بھی کبھی آؤ۔''

انہوں نے کہا کہ آپ کے ساتھ جو دو تین دن گزارے ہیں اور آپ کی نمازیں دیکھی ہیں تو میں نے اپنی بیوی سے جا کر کہا کہ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ روحانیت کیا ہوتی ہی۔ تم احمدیوں کو نماز پڑھتے دیکھو تو تمہیں پتہ لگے کہ دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ اور اس قدر میرے دل پر اثر ہے کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔ چنانچہ پھر انہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

(نوٹ) یہ سکورٹی چیف Gillermo Juachin بعد میں احمدی ہو گئے تھے۔ (الفضل ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء)

وزیر صحت کا بیان

گوائٹے مالا کے وزیر صحت نے حضور کے دورے کے دوران کئی بار آپ سے ملاقات کی۔ دوران ملاقات انہوں نے بار بار حضور سے یہ کلمات کہے۔ مجھے آپ کی ذات میں خدا کی محبت اور خدا کی Wisdom دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ کبھی مجھے دعاؤں میں نہیں بھولیں گے۔

(الفضل ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء)

وزیر خارجہ کی درخواست

آپ کی ۵ / جولائی کو کھانے کے بعد وزیر خارجہ گوائٹے مالا سے ملاقات ہوئی۔

گوائٹے مالا کے وزیر خارجہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ انہوں نے اپنے نائب وزیر کو بھجوایا تھا۔ انہوں نے جب تفصیلات انہیں جا کر بتائیں تو ان کے دل میں بھی ملاقات کی خواہش پیدا ہوگئی وہ وقت مانگ کر آپ سے ملاقات کے لئے آئے اور دو گھنٹے تک ٹھہرے رہے اور جاتے ہوئے یہ کہا کہ

''حضور میری درخواست ہے کہ آپ ہمیشہ مجھے اپنے دل میں جگہ دیں'' (الفضل ۱۲۳ اگست ۱۹۸۹ء)

حضورؒ نے ان لوگوں کے اس قدر ادب واحترام اور عقیدت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آپ بتائیں کہ اس میں کسی کوشش

کا کیا دخل ہے۔ احمدی وہاں تھے نہیں ان کے کردار کا کیا سوال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے بھیجے ہوئے تھے جو دلوں میں تبدیلی پیدا کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدہ کیا تھا کہ تیرے دشمن ذلیل ہوں گے اور تیرے نام کو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ یہی وہ وعدہ تھا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے غلام کی عزت کی صورت میں ظاہر ہونا تھا۔ ورنہ میں کیا اور میری حقیقت کیا۔ (الفضل ۲۳ ۱۱ اگست ۱۹۸۹ء)

اس موقع کی کچھ تصاویر بھی ساتھ پیش کی جا رہی ہیں تا کہ اس روحانی سفر کے آغاز کا کسی قدر آنکھوں دیکھا حال بھی معلوم ہو سکے۔ چنانچہ اسطرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رویاء کی تعبیر کا آغاز ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے تھے ان وعدوں کا اظہار ہوا۔ جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے دورے کے بعد واپس جا کر ایک خط ارسال فرمایا۔ جو حضور کے ارشاد کے مطابق سب اخبارات تک پہنچایا گیا تھا۔ یہاں پر اسے پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہو گا کہ آپ نے احمدیت کے اس روحانی سفر کے آغاز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی تعبیر سمجھا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

الحمدللہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کے بابرکت دور خلافت میں بھی جنوبی امریکہ میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ اور جنوبی امریکہ میں فتوحات کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر سال جلسہ سالانہ انگلستان پر وہاں سے نومبائین کی اچھی خاصی تعداد آ کر شمولیت اختیار کرتی ہے۔ گذشتہ سال السالوادور اور ایکوادور میں جماعت کا نفوذ ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اور اس سال کولمبیا اور چلی میں نفوذ احمدیت ہوا ہے اور کولمبیا کے نمائیندہ نے تو جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت فرمائی اور خطاب بھی کیا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم جلد دیکھیں جب اس عظیم رویاء حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مکمل تعبیر ظاہر ہو گی اور نہ صرف جنوبی امریکہ میں بلکہ تمام دنیا میں اسلام و احمدیت کا عظیم الشان غلبہ ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں۔

”تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔“ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۶)

آخر توحید کی فتح ہو گی .... نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔ وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ نہ وہ ٹوٹے گا اور نہ وہ کند ہو گا .... وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی ...... لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔ (تبلیغ رسالت صفحہ ۸)

ہر خیر طلب کرنے اور شر سے بچنے کی ایک جامع دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَعُوْ ذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم. وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ. وَ عَلَیْکَ الْبَلَا غُ. (ترمذی)

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی۔ تُو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔

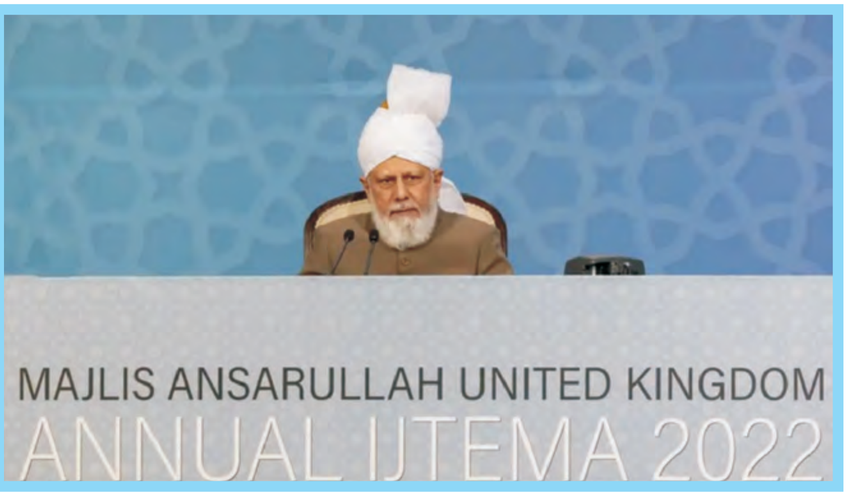

سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ برطانیہ ۲۰۲۲

مجلس انصاراللہ برطانیہ کا ۳۹واں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸،۱۷،۱۶ ستمبر ۲۰۲۲ بمقام پارک فارم کنگسلے ہیمشائر منعقد ہوا۔ تمام شاملین کو محفوظ رکھنے کے لئے کورونا کی پابندیوں کو ملحوظ خاطر رکھا گیا۔اس اجتماع میں پورے برطانیہ سے ۳۶۰۶ انصار شامل ہوئے۔علمی و ادبی اور کھیلوں کے مقابلہ جات اجتماع کا لازمی جزو رہے۔جماعت کے علماء کرام نے مختلف موضوعات پر علمی تقاریر کیں۔

پہلا دن۔۔۔۱۶ ستمبر بروز جمعۃ المبارک

رجسٹریشن کے مرحلہ سے گذرتے ہوئے مین اجتماع ہال میں مرحومہ ملکہ الزبتھ دوئم کے احترام میں لوائے انصاراللہ اور یونین فلیگ کو سرنگوں کیا گیا۔حضور انور کا خطبہ جمعہ مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ سے براہ راست مین اجتماع ہال میں بڑی سکرینیں لگا کر دکھایا گیا۔ خطبہ جمعہ کے بعد انصار نے مکرم حافظ اعجاز احمد صاحب کی امامت میں نماز جمعہ ادا کیا۔

افتتاحی سیشن کا آغاز مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ کی صدارت میں ۲:۳۰ پر ہوا۔سیشن کے آغاز سے پہلے مکرم امیر صاحب برطانیہ نے لوائے انصاراللہ لہرایا اور مکرم چودھری اعجاز الرحمان صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے یونین جیک لہرایا۔ مکرم امیر صاحب برطانیہ نے افتتاحی تقریر میں انصار کو اپنی فیملیز خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح بچوں کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم کرنے کے لئے خلافت سے جڑے رہنے اور خلافت سے محبت کی اہمیت پر زور دیا۔تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے علمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔

دوسرے سیشن کی صدارت مکرم رفیع احمد صاحب بھٹی نائب صدر مجلس انصاراللہ و ناظم اعلیٰ اجتماع برطانیہ ۲۰۲۲ نے کی۔ مکرم فضل الرحمان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ برطانیہ نے "ذکر حبیب" کے عنوان پر اردو تقریر کی۔جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی زندگی کے بارہ میں صحابہ کرام کی بیان کردہ روایات شامل تھیں۔

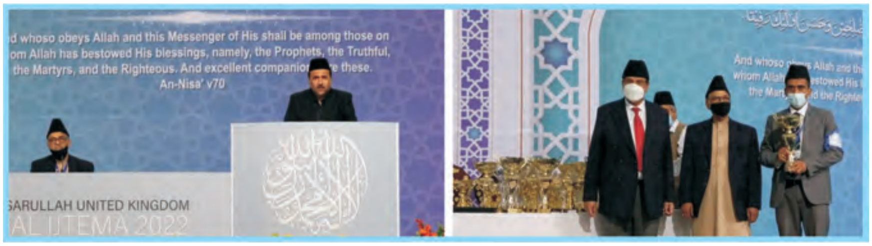

دوسرا دن: ۱۷ ستمبر بروز ہفتہ

تیسرے سیشن کا آغاز ۱۰ بجے ہوا جس کی صدارت مکرم چودھری فضل احمد طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے کی۔ مکرم ڈاکٹر عمران ملک صاحب نے عمومی صحت کے بارہ میں پہلا لیکچر دیا۔ مکرم حافظ اعجاز احمد صاحب چیئر مین سائیکلنگ کلب نے مجلس انصاراللہ میں سائیکلنگ کے فوائد اور انصار کو متحرک کرنے کے لئے اس ڈیپارٹمنٹ کے ترتیب کردہ پروگرامز کے بارہ میں آگاہی دی ۔شعبہ رشتہ ناطہ نے بھی ایک پریزنٹیشن پیش کی۔ آخر پر احمدیہ لائرز ایسوسی ایشن کی طرف سے مکرم خلیل احمد یوسف نے ایک پریزنٹیشن پیش کی۔ اسی دوران تلاوت، نظم انگلش اردو کے علمی مقابلہ جات ہوئے نیز میدان میں کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔

کھانے کے بعد اجتماعی نماز ظہر وعصر کا اہتمام کیا گیا۔ چوتھے سیشن کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ برطانیہ نے کی۔ مکرم ڈاکٹر عطاء القدوس صاحب نے پہلی تقریر بعنوان بچوں پر سماجی دباؤ اور مجلس انصاراللہ کی ذمہ داریاں پر کی ۔موضوع کی مناسبت سے مذہبی، سماجی اور نفسیاتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں دو پینل ڈسکشن ہوئیں۔ برطانیہ میں انسانی بنیادوں پر ہونے والے کاموں پر پہلی پینل ڈسکشن ہوئی۔ پینل میں ظہیر احمد جتوئی صاحب (چیئر مین چیریٹی واک فارپیس) افتخار احمد صاحب، مکرم عبدالمنان اظہر صاحب (قائد مال)۔ ڈسکشن کی میزبانی کی فرائض مکرم خلیل احمد یوسف صاحب نے انجام دیئے۔ چیریٹی واک فارپیس کی تاریخ، اس کے فوائد، فنڈز کے حصول کے اقدامات اور ان فنڈز کی برطانوی چیریٹی اداروں میں تقسیم کا اس ڈسکشن میں احاطہ کیا گیا۔

دوسری پینل ڈسکشن مسرور آئی ہسپتال بورکینا فاسو کے عنوان پر ہوئی۔ روزمرہ کے کام اور مختلف مدارج زیر بحث آئے۔ پینل کے ممبران میں مکرم چودھری اعجاز الرحمان صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ برطانیہ، مکرم مصور ادریس صاحب اور مکرم ڈاکٹر عمران احمد صاحب آئی سپیشلسٹ شامل تھے۔ مکرم اوکاشا سامی صاحب نے ڈسکشن کی میزبانی کی فرائض سرانجام دیئے۔

پینل کو بتایا گیا کہ ہسپتال کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ حضور انور کے دست مبارک سے ہسپتال کا افتتاح مورخہ ۱۹ ستمبر ۲۰۲۲ء کو اسلام آباد میں متوقع ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تختی کی نقاب کشائی کریں جو بعد ازاں مسرور آئی ہسپتال بورکینا فاسو کی عمارت پر نصب کر دی جائے گی۔ نمایاں عطیہ دینے والے انصار کو اس موقع پر مدعو کیا جائے گا۔

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر نے پانچویں سیشن کی صدارت کی۔ مکرم عطاء المومن زاہد صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ برطانیہ نے انگلش تقریر بعنوان "خلافت احمدیہ کی اہمیت و برکات" پیش کی۔ مکرم راجہ برہان احمد صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ نے "میرے فرقہ کے لوگ علم و

معرفت میں کمال حاصل کریں گے“ کے عنوان پر اردو میں تقریر کی۔ سیشن کے اختتام پر مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب نے انعامات تقسیم کیے۔

مشہور شاعر مکرم مبارک صدیقی صاحب نے آخری سیشن کی صدارت کی۔ مکرم عبدالخالق صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری برائے انصار سیکشن نے انصاراللہ اور ان کی ذمہ داریاں کے عنوان پر اپنی پہلی تقریر کی۔ بعدازاں مکرم مبارک صدیقی صاحب نے برکات خلافت کے مشاہدات اور تجربات پر مبنی اپنی شاعری پیش کی۔

نمازوں کے بعد مکرم مولانا ظہیر احمد خان صاحب نے مجلس سوال وجواب منعقد کروائی۔ پینل کے ممبران میں عطاء المنان صاحب اور میسرز منصور احمد ضیاء صاحب تھے۔

تیسرا دن۔ ۱۸ ستمبر بروز اتوار

تیسرے سیشن کا آغاز ۱۰ بجے ہوا۔ مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب چیرمین ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے تیسرے سیشن کی صدارت کی۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن پہلی تقریر بعنوان ”مجلس انصاراللہ کے بنانے کا فلسفیانہ تاریخی پس منظر“ تقریر کا مقصد اراکین مجلس انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریاں یاد کروانا تھا۔

مکرم سر افتخار ایاز صاحب نے دوسری تقریر ”حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دور میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی ترقیات“ کے عنوان پر کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خلافت کی رہنمائی میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کو حاصل ہونے والی کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برطانیہ نے اپنی آخری تقریر میں اس سال کے اجتماع کا بنیادی مقصد اور اس پروگرام کو ترتیب دیتے وقت پیش آنے والے چیلنجز کا تفصیل سے ذکر کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ مارچ ۲۰۲۲ء سے اس سلسلہ میں اپنے کاموں کا آغاز کر دیا تھا جیسا کہ چیریٹی واک فار پیس اور تبلیغ اسٹالز وغیرہ۔ قبل ازیں تمام کام آن لائن ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ چیریٹی واک کے لئے ۱۲۰۰ سے ۱۵۰۰ شاملین کی پابندی تھی لیکن اجتماع کا انعقاد بغیر کسی پابندی کے ہوا۔ تمام اراکین، جن کو ویکسین لگ چکی تھی اور ان کا کووڈ ٹیسٹ نیگیٹو تھا، شرکت کرنے کے اہل تھے۔ مکرم صدر صاحب نے خلافت کی برکات کے موضوع پر اپنے ذاتی تجربات پیش کئے۔

اس موقع پر انہوں نے اپنے بھائی کا ذکر کیا جو کہ امریکہ میں کارڈیالوجسٹ ہیں، جن کو پچھلے سال اسٹروک ہوا۔ اٹیک اس قدر شدید تھا کہ ڈاکٹرز نے خیال کیا کہ شاید ہی زندہ بچ سکیں۔ حضور انور کو خصوصی دعا کی درخواست کی گئی۔ حضور نے نہ صرف دعا کی بلکہ ان کی حالت کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل ان کے بھائی اک مختصر عرصہ میں نہ صرف اس اسٹروک سے مکمل صحت یاب ہوئے بلکہ کارڈیالوجسٹ کے طور پر دوبارہ کام کرنے لگے۔ ڈاکٹرز ان کی صحت یابی کو اک معجزہ قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ خود ان کی اس قدر جلد صحت یاب ہونے کے گواہ ہیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی سیشن کی صدارت فرمائی۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ آخری دفعہ ۲۰۱۹ء میں اس جگہ پر اجتماع ہوا تھا۔ اب اسی جگہ ۳ سال کے بعد اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اس دفعہ اجتماع کا موضوع ”برکات خلافت“ تھا۔ تمام ریجنل اجتماعات بھی اسی موضوع پر کئے گئے۔ آپ نے بتلایا کہ برطانیہ کی ۱۴۳ مجالس میں سے ۱۳۲ مجالس کو مقامی اجتماعات کا موقع ملا۔ اسی طرح ۱۸ میں سے ۱۷ ریجن نے ریجنل اجتماعات منعقد کروائے۔ اس سال برطانیہ بھر سے ۳۶۰۶ انصار اجتماع میں شریک ہوئے۔ دیگر تنظیموں سے ۴۹۲ اراکین شریک ہوئے۔ رپورٹ کے آخر پر صدر مجلس انصاراللہ نے حضور انور کی اجتماع میں شرکت، مستقل سپورٹ نیز دعاؤں کا شکریہ ادا کیا۔

مکرم محمود خان صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ نے حضور انور سے مجلس انصاراللہ برطانیہ کی سال کی بہترین مجلس ہارٹلے پول کو علم انعامی عطا کرنے کی درخواست کی۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز کیا۔اور شاملین اجتماع کو نجات حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی گزارنے کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔حضور نے واضح کیا کہ کچھ دیر پہلے لجنہ سے خطاب میں انہوں نے اپنی روح کی اصلاح کے لئے اہم اور ضروری نکات بتائے ہیں۔آپ نے فرمایا یہ نکات نہ صرف لجنہ بلکہ تمام مردوں کے لئے بھی ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی ان احکامات کا ذکر کیا،مرد و زن دونوں کو مخاطب کیا۔حضور نے فرمایا کہ مردوں کو بھی اسی طرح سچائی اور نمازوں کو قائم کرنے کے معیار قائم کرنے چاہئیں جس طرح عورتوں سے توقع کی جاتی ہے۔آپ نے یہ نکتہ اٹھایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت کی طرف سے دی جانے والی کوئی بھی نصیحت ان کے لئے نہیں ہے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ جانی چاہئے کہ جب خلیفہ وقت کسی بھی ملک میں خطاب کرتا ہے تو اس نصیحت پر عمل پیرا ہونا ہر ایک کے لئے ضروری ہے تاکہ فوائد حاصل کئے جاسکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کہیں یہ کمی ہماری فطرت کا حصہ تو نہیں بن رہی۔اب دنیا ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے۔ہر فرد جماعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو حضور انور کی ہر نصیحت کا براہ راست مخاطب سمجھے۔حضور انور نے واضح کیا کہ اگر ایسا ہو جائے تو یہ چیز پوری جماعت کی بہتری کے لئے انقلابی تبدیلی لائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم انصار اللہ ہیں یعنی "اللہ کے مددگار"۔یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی اصل روح دکھانے کی ضرورت ہے۔اللہ کو ہماری مدد کی ضرورت نہیں ہے۔وہ خود قادر ہے۔ یہ اس خدا کا کرم ہے کہ اس نے جماعت کا قیام عمل میں لایا اور ہمیں اس کا حصہ بننے کی اجازت دی۔تقویٰ کیا ہے؟ آپ نے واضح کیا:

"یہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور اس کی ناراضگی کا خوف ہمیشہ ہمارے دل میں رہنا چاہئے"

اسی طرح احسان مند وہی ہیں جو خود بھی نیک اعمال کرتے ہیں اور دوسروں کو نیک اعمال کرنے میں مدد دیتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو خاص طور پر تقویٰ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے،جیسا کہ انہوں نے اس زمانہ کے مسیح سے عہد کیا جسے اللہ نے وقت کا مصلح بنایا اس لئے کہ وہ ان کی اصلاح کرے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنا رہے تھے،لالچ اور مسائل میں مبتلا تھے۔زمانے کے مسیح کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے بعد یہ انصار اللہ کی ذمہ داری ہے کہ ساری کائنات کو ایک اللہ کے سامنے اور رسول کریم ﷺ کے بینر تلے اکٹھا کریں۔اس کے لئے خود اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ میری جماعت کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ وہ میری جماعت میں داخل ہوئے ہیں اس لئے کہ ایسے بیج بوئیں جو پھلدار درخت بنیں۔اس لئے ہر ایک کو اپنی روحانی اور جسمانی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔اگر ہماری روحانی اور جسمانی حالتیں اس قابل نہیں تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوسکتا۔ جب اللہ دیکھتا کہ کوئی جماعت اس پر عمل نہیں کرتی جس کی وہ تبلیغ کرتی ہے تو اللہ کو بھی ان کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس لئے ہم اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے حقیقی مددگار بن سکتے ہیں جب پھل لینے والے بیج بنیں۔اس کے لئے ہمیں رسول کریم ﷺ اور قرآن کریم کی تعلیمات کے حقیقی پیروکار بننا چاہئے۔ایسا کرنے سے نہ صرف ہم اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کریں گے بلکہ اگلی نسلوں کے لئے پھل لانے والے بیج منتقل کریں گے جو راستبازی کا پھل لائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ جیسے جیسے کسی کی عمر بڑھتی جاتی ہے وہ اپنے بچوں اور خاندان کے لئے زندگی کی تمام سہولیات مہیا کرنے کے لئے پریشان شروع ہو جاتا ہے۔ ایسا کرتے کرتے وہ حقیقی اصول بھولنا شروع کر دیتا ہے اور مجرمانہ سرگرمیاں شروع کر دیتا ہے جیسا کہ ٹیکس چوری اور اصل آمدن پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہٹتے جانا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آپ اللہ سے ڈرتے رہیں گے تو اللہ بھی آپ کی ہر چیز کا خیال رکھے گا اور تمہاری سوچ سے بڑھ کر عطا کرے گا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ سے ڈرتے رہنے کے بارہ میں بہت سے احمدی حضرات انہیں اپنے

ذاتی تجربات لکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کی ضروریات پوری کیں۔ تاہم ایسے اور لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ سچ پر قائم رہنا اور اس کے فوائد بھی لینا ممکن نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک طرف اللہ سچ پر قائم رہنے والوں سے وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں تمہارا مددگار بنوں گا اور دوسری طرف تمہیں اجازت دے کہ تم جھوٹ بولو اور کامیاب ہو جاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے خلاف ہے۔ اگر آپ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، وہ قادر مطلق اور عالم الغیب ہے، وہ آپ کی مدد کرے گا۔ پس اللہ پر ہمیشہ ایمان قائم رکھیں۔ جو تقویٰ یعنی اللہ سے ڈرے بنا ممکن نہیں۔

حضور نے بیان فرمایا کہ یہی وقت ہے کہ ہم اپنی نمازوں کو بہتر کریں، اپنی اخلاقی اقدار کو معیاری بنائیں اور دنیاوی مقاصد پر اپنے مذہب کو فوقیت دیں۔ اللہ ہی ہے جو ہمارے نیک کاموں میں ہماری مدد کرتا ہے۔ یہی ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنیں جس نے تقویٰ کے راستے پر چلنے کے مواقع فراہم کئے۔ یہی انصاراللہ کے اصل راستے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم "انصاراللہ" بنیں۔

بعدازاں حضور انور نے اختتامی دعا کروائی جس پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اطاعت کی اہمیت و برکات

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنے ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔"

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین حدیث نمبر: ۳۴۴۱)

ڈڈلی اور برمنگھم ویسٹ خدام اور اطفال کا سی کیڈٹس سینڈویل کا دورہ

VISIT TO SEA CADETS SANDWELL BY DUDLEY & BIRMINGHAM WEST KHUDDAM AND AFTAL

ڈڈلی اور برمنگھم ویسٹ جماعت کے خدام و اطفال نے رواں ماہ کریڈلی ہیتھ میں سی کیڈٹس سینڈویل سینٹر کا دورہ کیا۔ اس گروپ نے مکرم ہمایوں جہانگیر خان صاحب لوکل مشنری انچارج کی قیادت میں دعا کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کیا اور سینٹر تک لے جایا گیا۔ ٹیم کی طرف سے ان کا استقبال کیا گیا اور سی کیڈٹس کے مقاصد اور سرگرمیوں سے آگاہ کیا گیا۔ خدام و اطفال کو مختلف گروپس میں تقسیم کرتے ہوئے انہیں مختلف کاموں اور ٹیم کی تعمیری سرگرمیوں سے آگاہ کیا گیا جو حسب ذیل ہیں:

ٹائی ناٹس
سی پی آر
منکی برج
ٹگ آف وار
مورس کوڈ

پارٹی نے مختلف مہارتیں سیکھیں جس میں لیڈرشپ، ٹیم بلڈنگ اور ٹیم مینجمنٹ۔ نیز ان سرگرمیوں میں بہت دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

سی کیڈٹس فیس بک پیج پر آراء:

بہت ہی حیرت انگیز شام اور ریکروٹمنٹ۔ مسجد بیت الغفور کے امام خان، بزرگان اور ہمارے دوستوں کے شامل ہونے پر خوشی ہوئی۔ یہ بھی بہت خوشی کی بات ہے کہ سابق کیڈٹس اپنے بچوں کے ساتھ ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ ہم سی پی او ساجد اور برمنگھم (شیر برن) سی کیڈٹس کے تعاون اور ان کی رہنمائی کے شکر گزار ہیں۔ آن لائن شمولیت بھی شروع ہو چکی ہے۔ ویل ڈن ٹیم سینڈویل! ایک زبردست اور شاندار ایونٹ!

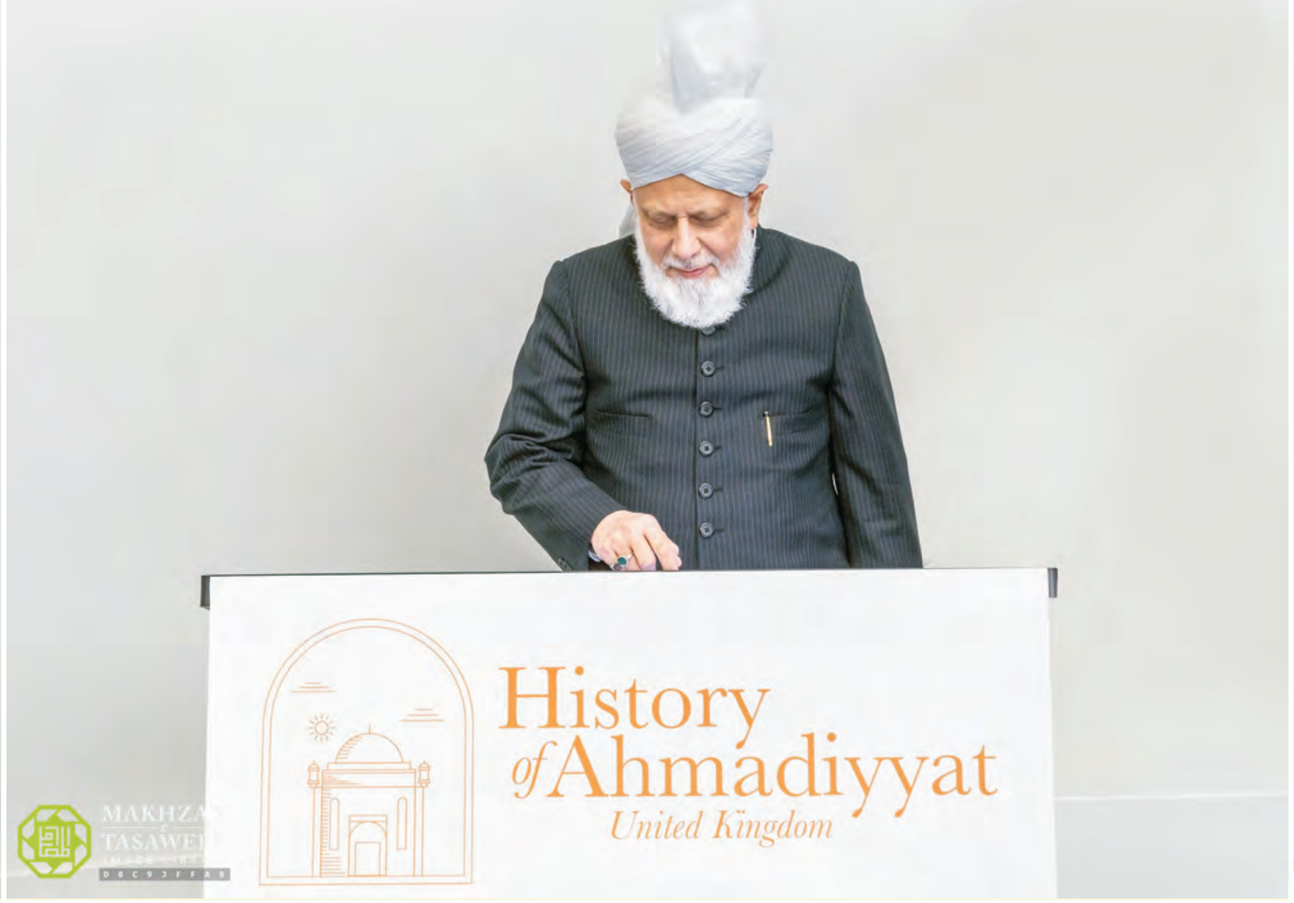

جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ پر مبنی ویب سائیٹ کا اجرا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 نومبر 2022 کو بعد نمازِ جمعہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ پر مبنی ویب سائیٹ کا اجرا فرمایا اور دعا کروائی۔

(راحیل احمد، شعبہ تاریخ یوکے)

احمدیت کی یوکے میں تاریخ کی تدوین کا باقاعدہ آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے زمانہ میں شروع ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے احمدیہ صد سالہ جوبلی 1989 کی تیاری کے منصوبہ میں جماعت احمدیہ کی مختلف ممالک میں تاریخ کو جمع کر کے شائع کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔

فروری 1986ء میں وکیل التبشیر منصور احمد خان صاحب کی جانب سے یوکے مشن کو خط موصول ہوا جس میں حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں فوراً اس کام کے آغاز کا کہا گیا۔ اس ضمن میں ایک ہسٹری کمیٹی تشکیل دی گئی اور یوکے جماعت کی تاریخ کی تدوین کا کام بھی یوں شروع ہوا۔ اس وقت حسب ارشاد، موجودہ مواد اور ریکارڈ کے مطابق ایک مسودہ تیار کر کے وکالت تبشیر ربوہ کو بھجوایا گیا تھا۔

تاریخ کا یہ کام مختلف پیمانوں پر جاری رہا اور وقت کے ساتھ ساتھ مختلف لوگوں کو اس پروجیکٹ پر کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن یہ تاریخ کسی کتابی شکل میں چھپ نہ سکی۔ گزشتہ تین سے چار سالوں میں اس کام میں ایک غیر معمولی تیزی آئی جب اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ تاریخ یوکے کا آغاز حضرت مسیح موعودؑ کے دور سے کیا جائے اور آپؑ کے دور میں مغرب میں تکمیل اشاعتِ ہدایت کی کاوشوں پر مفصل تحقیق کی جائے۔

یوکے جماعت کی تاریخ کی پہلی جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دورِ مبارک پر مشتمل ہے جس میں آپؑ کے مغربی ممالک میں ارسال کردہ دعوتِ اسلام کے خطوط کو شامل کیا گیا ہے جو آپؑ نے پیغامِ حق پہنچانے کے لیے لکھے تھے۔ اسی طرح ان خطوط پر ہونے والے تبصرے، آپؑ کے عیسائی پادریوں کے ساتھ مباحثے

اور ان کے حضورؑ کے بارہ میں تاثرات، آپؑ کا ڈوی اور پیگٹ کو دعوت مباہلہ، حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کا برطانیہ کی پریس میں تذکرہ، مغربی ممالک سے کثرت سے لوگوں کی قادیان میں آمد اور بعض اور مضامین اس جلد میں شامل ہیں۔ یہ جلد وکالت تصنیف بھجوادی گئی ہے اور انشاء اللہ جلد شائع ہو جائے گی۔ اسی طرح دورہ حاضر کے جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ شعبہ تاریخ کی ایک ویب سائٹ تیار کی جائے جس میں درج بالا عناوین کو مضامین کی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ ہماری نوجوان نسل بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور ہماری تاریخ سے زیادہ سے زیادہ واقف ہو۔ اس ضمن میں ایک ویب سائٹ تیاّر کی گئی اور مکرم امیر صاحب یوکے کی ملاقات کے دوران اسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ملاحظہ فرمایا نیز مکرم امیر صاحب یوکے کی درخواست پر افتتاح کی منظوری بھی عنایت فرمائی ۔ ویب سائٹ تیاری اور development میں مکرم آصف جاوید صاحب اور مکرم لبیب احمد صاحب نے ہماری خصوصی معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔ اس ویب سائٹ پر فی الحال 24 تحقیقی مضامین شائع کیے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ سب سے اہم اور جدید تحقیق جو شعبہ تاریخ نے کی ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کی پادری پگٹ کے بارہ میں پیشگوئی اور اس پر کیے جانے والے اعتراضات سے متعلق ہے۔ یہ مفصل تحقیقی مضمون بھی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس ویب سائٹ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

حضورِ انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس ویب سائیٹ کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

یوِ کے کی جماعت نے نئی ویب سائٹ بھی شروع کی ہے جو یوکے میں تاریخ احمدیت کے بارہ میں ہے۔ یہ تاریخ کا، تدوین کا کام تو کئی سالوں سے ہو رہا تھا۔ جو ویب سائٹ تیار کی گئی ہے اس میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مغرب میں تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کی کاوشوں پر تحقیقاتی مضامین کو شائع کیا گیا ہے۔ یوکے کی تاریخ کا آغاز 1913ء میں سمجھا جاتا ہے جب چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ یہاں آئے تھے جبکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پیغام یوکے اور یورپ کے دوسرے ممالک میں آپؑ کے دعویٰ مجددیت کے ساتھ ہی پہنچ گیا تھا۔ جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بغرضِ اتمام حجت ایک خط اور انگریزی اشتہار جس کی آٹھ ہزار کاپیاں چھپوا کر ہندوستان اور انگلستان میں موجود مشہور اور معزز پادری صاحبان نیز مختلف سوسائٹیز اور مذاہب کے لیڈران تک جہاں جہاں اس زمانے میں اس پیغام کا پہنچنا ممکن تھا بھجوایا۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ یوکے میں Charles Bradlaugh کے نام سے ایک پولیٹیشن جو ایک دہریہ تھا اس کو آپؑ کی دعوت 1885ء میں موصول ہوئی تھی۔ اس کا ذکر یہاں کے ایک اخبار Cork Constitution نے اپنی 08؍جون 1885ء کے شمارے میں کیا تھا۔ اسی طرح The Theosophical Society کے ایک بانی Henry Steel Olcott کو بھی یہ دعوت 1886ء میں موصول ہوئی تھی۔ جس کا ذکر اس نے اپنے اخبار The Theosophist کے ستمبر 1886ء کے شمارے میں کیا تھا۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اس ویب سائٹ پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دورِ مبارک پر ایک Timeline تیار کی گئی ہے جس میں مغرب میں پیغام حق پر مبنی حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز Pioneer Missionaries کے نام سے ایک اور Timeline تیار کی گئی ہے جس میں اولین مبلغین سلسلہ جس میں صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ شامل ہیں ان کا تعارف اور یوکے میں ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پادری پگٹ کے حوالہ سے پیشگوئی پر ایک مفصل تحقیق تمام حوالوں کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح تاریخ پر مبنی مزید تحقیقی مضامین شائع کیے جو نوجوان نسل پر اس بات کو واضح کریں گے کہ ان کا اور کے آباء کا ان ممالک میں آنے کا اصل مقصد کیا تھا۔ اس ویب سائٹ کا ایڈریس history.ahmadiyya.uk ہے تو یہ بھی آج سے شروع ہوگی۔ ویسے تو شروع ہے لیکن باقاعدہ رسمی افتتاح بھی آج یہ کروانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ ہمارے اپنوں کے لیے بھی اور غیروں کے لیے بھی فائدہ مند ہو۔

پوپی اپیل

پوپی اپیل میں ہزاروں پاؤنڈ اکٹھا کرنے میں افراد جماعت نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔انصار نے سپر مارکیٹ ،اسٹیشن اور پبلک مقامات پر فنڈز اکٹھا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ان فنڈزکو مسلح افواج کی بھرپور سپورٹ کے لئے پیش کیا گیا۔
مورخہ ۴ اور ۱۱ نومبر کو مجلس انصار اللہ مسجد ویسٹ نے یوسٹن اسٹیشن پر اپنے سٹالز لگائے۔تمام انصار بشمول مکرم سعادت احمد صاحب،مکرم محمد رشید صاحب،مکرم عزیز احمد طاہر صاحب،مکرم مسعود احمد صاحب اور مکرم عبداللہ وہاب صاحب شامل ہوئے۔

سینٹ پینکراس انٹرنیشنل سٹیشن پر کرائڈن جماعت کے اراکین کی قائد حزب اختلاف نے مدد فراہم کی۔سر کیئر سٹارمر نے جمعہ ۵ نومبر کو میسرز فاروق احمد، (انتہائی دائیں) اور ناظم اعلیٰ طاہر ریجن مسٹر آصف احمد کی مدد کی۔

مجلس انصار اللہ میں شامل ہونے والے مکرم ریحان شاہ صاحب جو پچھلے سال ۴۰ سال کے ہوئے کنگز کراس اسٹیشن پر کھڑے رہے۔

مکرم ڈاکٹر طیب احمد منصور صاحب ، ریجنل صدر امن چیریٹی واک مسجد بیت الفتوح ،نے واٹرلو سٹیشن پر رائل برٹش لیجن کے لئے پوپی اپیل کمپین کا انتظام کیا۔

بعدازاں مکرم ڈاکٹر منصور صاحب کو واٹرلو سٹیشن پر یادگاری دن کے موقع پر سرکاری تقریب میں شرکت اور پھولوں کی چادر چڑھانے کا اعزاز حاصل ہوا۔

یادگاری سنڈے سروسز

Remembrance Sunday Services

برطانیہ کے مختلف حصوں میں جماعت نے یادگاری سنڈے سروسز میں حصہ لیا۔سلاؤ میں جماعت کو مورخہ ۱۳ نومبر بروز اتوار کوسپن ہیم اور برن ہیم کی متعلقہ رائل برٹش لیجن برانچز کی جانب سے منعقدہ سروسز پر تین پھولوں کی چادریں چڑھانے کا اعزاز حاصل ہوا۔

اس کے بعدازاں، سپن ہیم اور سینز بری آکس برج روڈ میں گزشتہ دو ہفتوں کے دوران جماعت کی پوپی اپیل سے اکٹھا ہونے والے فنڈز سے ہوا۔

برن ہیم سروس میں مکرم محمود مبشر صاحب صدر جماعت نے مجلس خدام الاحمدیہ سلاؤ کی نمائندگی میں پھولوں کی چادر چڑھائی۔

سپن ہیم سروس میں جماعت کے سیکرٹری امور خارجیہ مکرم عتیق احمد بھٹی صاحب اور مکرم زعیم صاحب مجلس انصار اللہ سلاؤ نے پھولوں کی چادر چڑھائی۔

مکرم ڈاکٹر عتیق احمد بھٹی صاحب کو سروس میں کچھ کہنے کی درخواست کی گئی جو کہ رسمی کارروائی کا حصہ تھی۔انہوں نے اصل قربانی کرنے والوں کو یاد کرنے اور عزت و احترام دینے کی اہمیت پر اظہار خیال کیا کہ اسلام بھی ایسی یاد اور سروس کو اہمیت دیتا ہے۔انہوں نے فرمایا:

"یہ ہمیشہ انکساری کی بات ہوتی ہے کہ یادگاری سنڈے پر پھولوں کی چادر پھیلانے اور ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے ہزاروں افراد کے ساتھ شامل ہونے کا اعزاز ملے جو سال کے اس زبردست دن ان لوگوں کو یاد کرنے کے لئے اکٹھا ہوتے ہیں جو ہمارے آنے والے کل کے لئے لڑے۔ان بہادر مرد و زن کو خراج تحسین پیش کرنا اور ان کے لئے دعا کرنا، جنہوں نے ہماری آزادی کی دفاع کے لئے جنگ لڑی، ہمارے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ نیز یادگاری سروس کے لئے اکٹھا ہونے کا ایک موقع ہے۔ہم متحد کھڑے ہیں!"

ہیلیسوین اسکاؤٹس کا بیت الغفور مسجد کا دورہ

HALESOWEN SCOUTS VISIT BAITUL GHAFOOR MOSQUE

ہیلیسوین سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کے ایک گروپ پر مشتمل اسکاؤٹس نے ،کمیونٹی کے مابین ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے ،حال ہی میں بیت الغفور مسجد کا دورہ کیا۔مہمانوں میں بیور گروپ کے تقریباً ۲۶ اسکاؤٹس ،ان کے ٹرینرز اور والدین شامل تھے۔اسکاؤٹس کا استقبال مکرم ہمایوں جہانگیر خان صاحب لوکل امام ،مکرم مطاہر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو اور ان کی ٹیم نے کیا۔اسکاؤٹس کے ساتھ مشترکہ سرگرمیوں کی میزبانی کے لئے ہفتہ وار چلڈرن کلاس کا اس روز دوبارہ انتظام کیا گیا۔سب سے پہلے اسکاؤٹس اور ٹیم کو مسجد کا دورہ کروایا گیا۔بچوں نے اسلام احمدیت کے بارہ میں جاننے میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔مربی صاحب نے اسلام کی بنیادی عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے ۲۰ منٹ پر مشتمل ایک معلوماتی پریزینٹیشن پیش کی۔مسجد کے دورہ کے دوران سیکرٹری صاحب وقف نو کی ٹیم نے بچوں کو مسجد کا مقصد اور جماعت کی مختصر تاریخ بتلائی۔

دورہ کے اختتام پر بچوں کو سوالات کا موقع فراہم کیا گیا۔

مقامی جماعت کے بچے اسکاؤٹس کے ساتھ گھل مل گئے اور اسکاؤٹس بننے کے لئے رجسٹریشن کے طریقہ کار اور اسکاؤٹس بننے کے فوائد کا علم حاصل کیا۔آخر پر مہمانوں کی تواضع پیزا اور مشروبات سے کی گئی۔

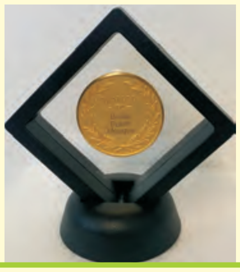

لندن میں باغبانی کی مقابلہ میں مسجد بیت الفتوح، مسجد فضل اور مسجد السبحان نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا زراعت ڈیپارٹمنٹ اپنی مساجد کے اردگرد پھول لگانے اور ہرا بھرا رکھنے میں سارا سال اہم کردار ادا کرتا ہے تاکہ بہتر نظارہ ملتا رہے۔ زائرین ان کی کوششوں کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جب مساجد کے باغات کو مقابلہ جات میں پیش کیا جاتا ہے تو وہ ہمیشہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ رواں سال، جب کورونا کے بعد پہلی دفعہ مناسب سطح پر مقابلہ جات منعقد ہوئے تو مسجد فضل کی قریبی تینوں مساجد کو ایوارڈز ملے۔ ان ایوارڈز کا اعلان مورخہ ۱۶ اکتوبر ۲۰۲۲ کو گلڈ ہال سینٹرل لندن میں ہونے والی ایک خصوصی تقریب میں کیا گیا۔ تفصیل حسب ذیل ہے :

یہ امر قابل تحسین ہے کہ مسجد بیت الفتوح نے مسلسل دو بار ۲۰۲۲ میں گولڈ میڈل، ٹرافی اور گولڈ سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

مکرم محترم مجیب احمد مرزا صاحب سیکرٹری زراعت نے ایوارڈز ملنے پر خوشنودی کا اظہار کیا اور انتہائی انکساری سے فرمایا:

"جماعت کو یہ اعزاز محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل حاصل ہوا۔"

مقابلہ جات باغبانی لنڈن کے تمام بوروز کے مابین منعقد ہوئے۔

نام مسجد	نوعیت مقابلہ	حاصل کردہ ایوارڈ
۱۔مسجد فضل	Flowers Hanging Baskets	سول سرٹیفیکیٹ
۲۔بیت الفتوح مورڈن	Garden Display of Public Place	گولڈ میڈل، ٹرافی اور گولڈ سرٹیفیکیٹ
۳۔بیت السبحان کرائیڈن	Flowers Hanging Baskets	گولڈ سرٹیفیکیٹ

مسجد بیت الاکرام لیسٹر میں
معزز مہمانان گرامی کی آمد

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ لیسٹر نے اپنی مقامی مسجد بیت الاکرام میں معزز مہمانان کو بلانے کی کوششیں جاری رکھیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا افتتاح فروری ۲۰۱۶ء میں کیا تھا۔موجودہ معزز مہمانان کرام میں پروفیسر نیشان کنا گراجہ صاحب۔صدر اور وائس چانسلر یونیورسٹی آف لیسٹر، اور محمودہ ڈیوک صاحبہ۔ایم بی ای ڈی ایل،لیسٹر کی ہائی شیرف شامل تھے۔

مکرم زرتشت لطیف صاحب امام مسجد بیت الاکرام اور مکرم ابراہیم یونسو صاحب صدر جماعت لیسٹر نے مقامی جماعت کے دیگر افراد کے ہمراہ رواں ماہ میں پروفیسر نیشان کنا گراجہ صاحب کا مسجد بیت الاکرام میں استقبال کیا۔مسجد کے دورہ کا اہتمام مقامی جماعت کی تاریخ، فلاحی کام اور عمومی عقائد کی معلومات کے بارہ میں تھا۔ اس کے بعد ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا جہاں پر مقامی جماعت اور حضور انور کے کاموں کی بارہ میں مختصر تعارف کی پریزنٹیشن پیش کی گئی۔وائس پریزیڈنٹ صاحب جماعت کے فلاحی کاموں کے بارہ میں خاصے پرجوش تھے لیکن نام نہاد مسلم ممالک کی طرف سے جماعت کے ساتھ ہونے والے امتیازی سلوک اور ظلم وستم کے بارہ میں خصوصی فکرمند تھے۔

انہوں نے اسے یونیورسٹی کے ہیٹ اسٹڈیز میں اجاگر کرنے اور تحقیق کی غرض سے غور کرنے پر زور دیا۔انہوں نے ایک بار پھر جماعت کو یونیورسٹی میں نمائش منعقد کرنے کی پیش کی۔ دورہ کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب "دی گریٹ ویسٹرن ریوائیول" اور جماعتی دیگر کتب وائس چانسلر کو تحفہ میں دیں۔

دورہ کے بعد وائس چانسلر نے شکرگزاری کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:

"میں آپ کی جماعت کی اقدار،اعلیٰ اخلاقی معیار اور اس فلسفے سے جو آپ کے عقائد کو مضبوط کرتا ہے، سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہوں۔اسی طرح جیسا کہ میں نے دورہ کے دوران کہا کہ اگر یونیورسٹی اور مسجد ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرسکتے ہیں تو آپ ہمیں ضرور بتائیے۔

کچھ ہفتوں کے بعد مقامی مسجد کو محمودہ ڈیوک صاحبہ،ایم بی ای ڈی ایل،لیسٹر شائر کی پہلی مسلم ہائی شیرف، کے استقبال کا اعزاز حاصل ہوا۔وہ سنی بیک گراؤنڈ سے ہیں۔وہ مسجد کے دورہ کے دوران جماعت احمدیہ کے اسٹرکچر پر مبنی پریزنٹیشن سے خاصی متاثر ہوئیں،خاص طور پر معاون تنظیموں کی تیاری، فلاحی کاموں میں نوجوانوں کی خاصی دلچسپی، جماعت میں خواتین کا کردار۔ایک بار پھر ریفریشمنٹ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نظام خلافت اور امن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف کاموں پر مبنی ایک ویڈیو پریزنٹیشن پیش کی گئی۔

آخر پر انہوں نے شکرگزاری کے پرخلوص جذبات کا اظہار کیا اور مستقبل میں ان کے دفتر اور جماعت کے درمیان میں تعاون کو خوش آمدید کیا۔اس باثمر دورے کے اختتام پر انہیں حضور انور کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب "دی گریٹ ویسٹرن ریوائیول" اور دیگر جماعت کتب بھی پیش کی گئیں۔

"زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں"

(حضرت مسیح موعودؑ،ملفوظات جلد ۴،صفحہ ۶۲۹)

گلدستہ

چشم دید انکسار

سر فیروز خان نون جو ہماری ملکی سیاست میں ایک نمایاں نام اور ممتاز مقام رکھتے ہیں اور پاکستان کے وزیر خارجہ اور وزیر اعظم بھی رہے ہیں نے اپنی سرگزشت میں ایک نہایت دلچسپ اور عجیب واقعہ لکھا ہے جس میں انکساری اور فروتنی کے علاوہ بھی بہت سے قابلِ توجہ اور قابلِ غور امور پائے جاتے ہیں۔ وہ اپنی سرگزشت ''چشم دید'' میں لکھتے ہیں:

''یہ واقعہ مجھے اپنی زندگی کے ایک اور چھوٹے سے واقعہ کی یاد دلاتا ہے جس کا تعلق سر محمد ظفر اللہ سے ہے جو میرے عمر بھر کے ساتھی ہیں۔ انہوں نے بلا کی قوتِ حافظہ پائی ہے۔ ایک دفعہ میں سر ظفر اللہ خان کی دعوت پر مرزا صاحب سے ملاقات کے لئے ربوہ جو احمدیہ فرقہ کا مرکزی صدر مقام ہے گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی میں نے جوتے اتار دیئے۔ ملاقات کے بعد جب میں جانے کے لئے کھڑا ہوا تو مرزا صاحب سے باتیں کرتے کرتے پاؤں سے جوتے ٹٹولنے لگا۔ یہ دیکھ کر سر ظفر اللہ خان نیچے جھکے میرے جوتے اٹھائے اور قرینے سے جوڑ کر میرے سامنے رکھ دیئے۔ بیشتر پاکستانیوں نے اس طرزِ تپاک کا خواب بھی نہیں دیکھا ہوگا۔ وہ تو ایسی حرکت کو شان و وقار کے منافی اور کسرِ شان سمجھتے ہوں گے۔ لیکن ظفر اللہ خان کے وقار کو اس سے کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ ان کی منکسر المزاجی نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔''

(''قندیلیں'' بحوالہ الفضل 13 فروری 1989)

تین مقدس انگوٹھیاں

''ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں جو کہ بعد میں اولاد میں بانٹ گئیں جس میں سے ایک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ حضور کے والد صاحب نے یہ فیصلہ کس طرح کیا تھا کہ وہ انگوٹھی حضور کو ملے اور جو تیسری انگوٹھی ہے وہ اس وقت کہاں ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو ملی تھی۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''تین انگوٹھیاں تھیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے اپنے تینوں بیٹوں کو دے دی تھیں۔ ''الیس اللہ بکافٍ عبدہ''، کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

رضی اللہ عنہ کے پاس اور جو دوسرا الہام تھا ''اذکر نعمتی....''
وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس اور ''مولیٰ بس
''ان کے تیسرے چھوٹے بیٹے (حضرت مرزا شریف احمد صاحب
رضی اللہ عنہ) کے پاس آئی تھی۔''

حضور انور نے فرمایا: ''جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پاس تھی میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافت کے پاس رہے گی۔ دوسری انگوٹھی جو حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کے پاس تھی وہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بڑے بیٹے حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کو دے دی تھی اور وہ ان کے پاس ہی تھی۔ ان کی اپنی تو اولاد کوئی نہ تھی۔ ان کے لے پالک بیٹے ظاہر احمد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نواسے اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ جو انگلستان کے مربی سلسلہ رہے ہیں کے پوتے ہیں، آج کل ان کے پاس ہے۔ تیسری انگوٹھی جو ''مولیٰ بس'' والی ہے وہ میری والدہ نے مجھے دی تھی۔ والد صاحب کی وفات کے بعد ان کا خیال تھا کہ جو واقف زندگی ہوگا اس کو دوں گی تو اُس وقت وہ میں ہی تھا، تو اس وقت سے یہ ملی ہوئی ہے۔ سفروں میں یا اکثر مجلسوں میں پہن لیتا ہوں۔ آج بھی میں نے دونوں پہنی ہوئی ہیں تو بس مختصر جواب یہی ہے۔''

(ماخوذ از مجلس عرفان منعقدہ جرمنی 24 ستمبر 2011ء بحوالہ روزنامہ الفضل - ربوہ 13 اکتوبر 2011)

انہیں وہ دونوں علماء دکھا تو دیں

ایک دفعہ ایک آدمی قادیان میں بارہ نمبرداروں کے ساتھ آیا۔ وہ صرف تحقیق کے لئے آیا تھا۔ ایک رات منشی ظفر احمد صاحب کو کہنے لگا کہ ''مرزا صاحب کی عربی تحریریں بہت پایہ کی ہوتی ہیں۔ ضرور انہوں نے کوئی عرب ملازم رکھے ہوئے ہوں گے جو لکھ کر دیتے ہوں گے۔''

منشی ظفر احمد صاحب نے کہا کہ۔ ''ہاں دو علماء رات کو ہوتے ہیں ایک تو حافظ معین الدین صاحب اور دوسرے مولوی چراغ صاحب'' حضرت اقدس بھی یہ گفتگو سن رہے تھے۔ حضور بہت ہنسے۔ اگلے دن وہی مولوی پھر آیا تو حضورؑ نے منشی صاحب سے فرمایا کہ ''انہیں وہ دونوں علماء دکھا تو دیں۔'' منشی صاحب نے چراغ دین اور معین الدین کو بلا کر مولوی صاحب کے سامنے کھڑے کر دیئے۔ چراغ ایک ان پڑھ بافندہ تھا اور معین الدین ایک نابینا فقیر جو حضرتؑ کے پاؤں بدایا کرتا تھا۔ اس پر مولوی صاحب کے شکوک دور ہو گئے اور بیعت کر لی۔

(روایت منشی ظفر احمد صاحب صفحہ 51-108 سیرۃ المہدی حصہ اوّل روایت 777)

(بحوالہ کتاب ''مضامین شاکر'' مضامین مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب مرحوم صفحہ 53)

دُنیا کا مالک اللہ ہے

تحریر: حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:
1941ء کے پہلے تین چار مہینوں میں میری توجہ اور میرے اوقات پر اس قدر بوجھ رہا کہ اپریل میں مجھے ذیابطیس کی شکایت شروع ہوگئی اور ڈاکٹر صاحب نے انسولین کا ٹیکہ تجویز کیا۔ شروع جون میں خان بہادر ڈاکٹر عبدالحمید بٹ، پنجاب کے ڈائریکٹر صحت شملہ تشریف لائے۔ ان کا قیام میرے ہاں تھا۔ یہ معلوم ہونے پر کہ مجھے ذیابطیس کا عارضہ لاحق ہوگیا ہے انہوں نے اصرار کیا کہ مجھے تفصیلی معائنے اور مشورے کیلئے لاہور کے ڈاکٹر وشوانا تھ

صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا چاہئے۔ میں تو شاید سستی کرتا لیکن انہوں نے متواتر اصرار کر کے مجھے مجبور کر دیا۔ چنانچہ میں 6 جون کی سہ پہر کو شملے سے روانہ ہو کر 7 جون کی صبح کو لاہور پہنچا اور ڈاکٹر وشواناتھ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے 7-8 اور 9 جون کو بڑی توجہ محنت اور شفقت سے میرا معائنہ کیا اور 9 کو معائنے کے مکمل ہونے پر بڑی وضاحت سے مجھے سمجھایا کہ اس مرض کی کیا نوعیت ہے اور کس قدر احتیاط اور پرہیز کی ضرورت ہے۔ علاج کا کیا طریق ہے اور کس قدر پابندی لازم ہے۔ آخر میں فرمایا اب ایک بات اور باقی ہے لیکن وہ سب سے اہم ہے اور وہ یہ ہے: "Go Slow"

ظفر اللہ خاں: اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ڈاکٹر وشواناتھ: مراد یہ ہے کہ کام کا بوجھ ہلکا کرو۔

ظفر اللہ خاں: ڈاکٹر صاحب یہ میرے بس کی بات نہیں۔ جنگ کا زمانہ ہے اور میرا کام بہت ذمہ داری کا کام ہے جو میری پوری توجہ اور پورے وقت کا طالب ہے میں کسی صورت یہ بوجھ ہلکا نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر اس کا اثر میری صحت پر اتنا مضر ہو کہ اپنی جان کی حفاظت کی خاطر مجھے ضرور یہ بوجھ ہلکا کرنا چاہئے تو چونکہ جان کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ایک ذمہ داری ہے میں اپنے منصب سے استعفیٰ دے کر پریکٹس شروع کر دوں گا۔ پریکٹس میں مجھے اختیار ہو گا کہ زیادہ کام اپنے ذمہ نہ لوں۔

ڈاکٹر وشواناتھ: نہیں ایسے خطرے کی حالت تو نہیں لیکن احتیاط لازم ہے تو پھر زندگی کے تفکرات کو کم کر دو۔

ظفر اللہ خاں: وہ کیسے؟

ڈاکٹر وشواناتھ: یہ بتاؤ کہ جب تم بستر پر لیٹ جاتے ہو تو نیند آنے میں کتنا عرصہ لگتا ہے؟

ظفر اللہ خاں: اوسطاً تین منٹ

ڈاکٹر وشواناتھ: کبھی ایسا تو نہیں ہوتا کہ تم سوچ میں پڑ جاؤ اور دیر تک نیند نہ آئے۔

ظفر اللہ خاں: کبھی کبھار لیکن بہت شاذ

ڈاکٹر وشواناتھ: ایسے وقت میں کیا کرتے ہو؟

ظفر اللہ خاں: اپنے تئیں سمجھاتا ہوں کہ دنیا کا مالک اللہ تعالیٰ ہے تم نہیں ہو۔ آج تم نے اپنی توفیق کے مطابق کام کیا۔ کل صبح تک زندہ رہو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے مطابق کام شروع کر دینا یہ وقت آرام کرنے کا ہے۔ اب سو جاؤ۔

ڈاکٹر وشواناتھ: یہ ترکیب کارگر ہوتی ہے؟

ظفر اللہ خاں: ہر بار

ڈاکٹر وشواناتھ: تو بس میری یہی مراد تھی۔ تفکرات کو حرزِ جان نہ بنانا۔"

(تحدیث نعمت صفحہ 440)

فون کال برائے دعاء

اسلام آباد UK میں ھر وقت

اس نمبر پر فون کال کر کے دعایئہ درخواست کی جاسکتی ھے۔

0044 - 20 3988 3800

0044-20 88775500 یہ فون لائن 24 گھنٹے کھلی ھوتی ھے۔ اسی لئے دنیا سے ھر ملک کے لوگ جب بھی چاہیں فون کر کے اپنے اپنے پیغامات لکھوا سکتے ھیں۔

وقت کی آواز
(عطاء المجیب راشد)

حمدِ ربّ العالمیں کرتے چلو
گیت اُس کے شکر کے گاتے چلو
مل گیا ہے تم کو وہ جانِ جہاں
جان و دل اس پر فدا کرتے چلو
دوسری قدرت کا ہے زندہ نشاں
دیدہ و دل فرشِ رہ کرتے چلو
حق نے بخشا ہے امیرالمومنیں
اُس کے قدموں پر قدم رکھتے چلو
خوف کیا جب ساتھ ہے اُس کے خدا
ڈھال کے پیچھے رہو، بڑھتے چلو
وقت کی آواز ہے اُس کو ملی
مردِ فارس کی صدا سنتے چلو
ہر نصیحت اُس کی ہے درسِ حیات
بس سنو لبّیک تم کہتے چلو
ہر جمعے ملتا ہے تم کو جامِ نو
خود پیو، اوروں کو بھی دیتے چلو
ہاتھ میں لے کر علَم توحید کا
ہر طرف نکلو، صدا دیتے چلو
مثلِ مقناطیس ہے اُس کا وجود
دوڑ کر اُس کی طرف آتے چلو
ہر گھڑی دیتا ہے جو تم کو دعا
رات دن تم بھی دعا دیتے چلو

وہ تو جب بولتے ہیں
کون و مکاں بولتے ہیں

(رشید قیصرانی)

وہ تو جب بولتے ہیں کون و مکاں بولتے ہیں
تم ڈرو ان سے جو اشکوں کی زباں بولتے ہیں

کل وہی لفظ ہی میزانِ سخن ٹھہریں گے
بند ہونٹوں سے جو یہ لب زدگاں بولتے ہیں

تم کو معلوم نہیں شہر پناہوں والو!
کس قیامت کی زباں سیلِ رواں بولتے ہیں

چاہنے والے گزر جاتے ہیں چپ چاپ مگر
کوچۂ یار میں قدموں کے نشاں بولتے ہیں

والیٔ صوت و صدا کے جو مصاحب ہیں رشیدؔ
خامشی میں بھی گراں تا بہ گراں بولتے ہیں

بچوں کی دنیا

پیارے اللہ کی پیاری باتیں

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ (الشوریٰ:۴۱)

ترجمہ:

”اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔“

پیارے رسول اللہ ﷺ کی پیاری باتیں

”حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔“

(مسند احمد ص ۱۳۵،۱۳۴)

حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری باتیں

”اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہیں۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔“

اسوۂ انسانِ کامل ﷺ

(از حافظ مظفر احمد صاحب)

خلوت میں یادِ الٰہی

عین عنفوانِ شباب میں جبکہ آرزوئیں اور تمنائیں جوبن پر ہوتی ہیں اور خواہشات کے ہجوم کا مقابلہ مشکل ہوتا ہے۔ محمد ﷺ دنیا سے بے رغبت ہو کر آبادی مکہ سے کوسوں دور ایک ویران پہاڑی غار حرا میں چلے جاتے۔ وہاں تنہائی میں غور و فکر کرتے ۔ اللہ کو یاد کرتے۔

شہر مکہ کے طرب خیز اور پُر رونق ماحول کو چھوڑ کر ایک نوجوان کی اللہ کی یاد میں ایسی محویت، استغراق اور خلوت پسندی ایک غیر معمولی واقعہ تھا جسے مکہ والوں اور کم از کم آپ کے خاندان کے لوگوں نے تعجب اور حیرت کی نظر سے دیکھا۔ وہ سوچتے تھے کہ یہ عجیب انسان ہے جو دنیا کی دلچسپیوں سے بیزار ہے۔ عالمِ جوانی میں بھی بیوی بچوں گھریلو زندگی پر ویرانوں کو ترجیح دیتا ہے۔

عین جوانی میں حضرت محمدؐ دین ابراہیمی اور عربوں کے دستور کے مطابق سال میں ایک ماہ اعتکاف فرماتے تھے۔ عمر کے چالیسویں سال میں آپ رمضان کے مہینہ میں غار حرا میں اعتکاف فرما رہے تھے کہ پہلی وحی ہوئی۔ (ابن ھشام)

نماز کی عبادت

جبریلؑ نے ابتدائی وحی کے بعد نبی کریم ﷺ کو وضو کر کے دکھایا اور اسکا طریق سکھا کر آپ کو نماز پڑھائی۔ آنحضورؐ نے حضرت خدیجہ کو وضو کا طریق سکھا کر نماز پڑھائی جس طرح جبریلؑ نے آپ کو سکھایا تھا۔ (ابن ھشام)

حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق آغاز میں نماز دو دو رکعت ہوتی تھی۔ مدینہ ہجرت کے بعد چار رکعت ہوگئی۔ (بخاری)

آپؐ کو منصب نبوت عطا ہوا تو عبادت کی ذمہ داری اور بڑھ گئی۔ ارشاد ہوا۔ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ (الانشراح:۸۔۹) کہ جب تو دن بھر کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو تو رات کو اپنے رب کے حضور کھڑا ہو جا اور اسکی محبت سے تسکین دل پایا کر۔

مکی دور کے آغاز میں ہی حضرت جبریلؑ نے نبی کریم ﷺ کو پانچ نمازوں کی امامت کروا کے نماز کا طریق اور اوقات سمجھا دیئے تھے۔ (ترمذی)

فرضیت نماز کے روز اول سے لیکر تادم واپسیں آپ نے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ (بنی اسرائیل:۷۹) میں پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی کے حکم کی تعمیل کا حق ایسا ادا کر کے دکھایا کہ خود خدا نے گواہی دی کہ آپؐ کی نمازیں، عبادتیں اور مرنا اور جینا محض اللہ کی خاطر ہو چکا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (سورۃ الاعراف:۱۶۳،۱۶۴)

رسول اللہؐ پر آغاز میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ ہی ایمان لائے تھے کہ آپؐ نے ان کے ساتھ نماز باجماعت کی ادائیگی کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ پھر عمر بھر سفر و حضر، بیماری و صحت، امن و جنگ غرض کہ ہر حالتِ عسر و یسر میں اس فریضہ کی بجا آوری میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی۔

نبی کریم ﷺ ابتداً کفار کے فتنہ کے اندیشہ سے چھپ کر بھی نماز ادا کرتے رہے۔ کبھی گھر میں پڑھ لیتے تو کبھی کسی پہاڑی گھاٹی میں۔ البتہ چاشت کی نماز اعلی الاعلان کعبہ میں ادا کرتے۔ (بخاری)

دعویٰ نبوت کے بعد کفار مکہ آپ کو عبادت سے روکتے اور تکالیف دیتے۔ ظالموں نے ایک دن حالت سجدہ میں اونٹنی کی غلیظ نجاست سے بھری ہوئی بھاری بھرکم بچہ دانی رسول اللہ ﷺ کی پشت پر ڈال دی۔ (بخاری)

ایک بدبخت نے ایک دن حضورؐ کے گلے میں چادر ڈال کر مروڑنا شروع کیا اور گردن دبوچنے لگا۔ دم گھٹنے کو تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے اسے دھکا دیکر ہٹایا اور کہا ”کیا تم ایک شخص کو اسلئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے۔“ مگر آپؐ عبادت سے کب باز آسکتے تھے۔ (بخاری)

کرنہ کر

۱۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا المصور ہے یعنی ہر طرح کی صورتیں پیدا کرنے والا۔
۲۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا غفار ہے یعنی بخشنے والا۔
۳۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا قہار ہے یعنی رعب اور دبدبہ والا۔
۴۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا وہاب ہے یعنی بہت بخشش والا۔
۵۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا رزّاق ہے یعنی بے حد روزی رساں۔
۶۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا فتّاح ہے یعنی علم والا۔
۷۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا باسط ہے یعنی کھولنے والا۔
۸۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا رافع ہے یعنی بلند کرنے والا۔
۹۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا معزّ ہے جسے چاہے عزت دیتا ہے۔
۱۰۔ تُو ایمان لا کہ تیرا خدا مذلّ ہے جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔

اعتدال پسندی

ایک حکیم اپنے بیٹے کو کم کھانے کی ہدایت کر رہا تھا کہ بیٹا خوب یاد رکھو ساری بیماریاں کھانے ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔ بیٹے نے کہا ابا جان یہ تو صحیح ہے لیکن بھوک سے بھی تو آدمی مر جاتا ہے۔ اسی لیے لوگ کہتے ہیں کہ کھاتے پیتے مر جانا بھوکے پیاسے جینے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔
باپ نے کہا بیٹا اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ کھاؤ پیو مگر لٹاؤ اڑاؤ نہیں۔

علم لازوال دولت ہے

ایک دانا اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتا تھا کہ اے میرے جگر کے ٹکڑو علم و ہنر حاصل کرو کیوں کہ دنیاوی مال و دولت اعتماد کے قابل نہیں ہے، چاندی سونا چوری ہوسکتا ہے سفر میں تلف ہوسکتا ہے یا خرچ ہوسکتا ہے لیکن علم ایک لازوال اور بڑھنے والی دولت ہے۔ صاحبِ علم اگر دنیا کی دولت سے محروم ہو جائے تو پرواہ نہیں کیوں کہ وہ علم جیسی لازوال دولت کا مالک ہوتا ہے، جہاں جاتا ہے عزت پاتا ہے۔ اس کے برعکس بے علم مفلس بھیک مانگتا ہے اور ذلت اٹھاتا ہے کہتے ہیں کہ ایکدفعہ ملک شام پر کوئی افتاد پڑی۔ لوگ گھروں سے بھاگ نکلے اور پھر یوں ہوا کہ علم و ہنر سے بہرہ ور کسان زادے بادشاہ کے وزیر بن گئے اور وزیر کے جاہل لڑکے دیہات میں بھیک مانگنے لگے۔

قہقہے

۱۔ ٹیچر (شاگرد سے) ڈرائنگ کاپی پر ٹرین بناؤ میں پانچ منٹ دیتی ہوں۔ دس منٹ بعد ٹیچر نے پوچھا ٹرین دکھاؤ۔
شاگرد: آپ لیٹ ہوگئیں۔ ٹرین پانچ منٹ پہلے ہی نکل گئی۔

۲۔ ڈاکٹر دیہاتی سے: آپ کے گردے فیل ہوگئے۔
دیہاتی (ہنستے ہوئے): یہ کیا مذاق ہے میرے گردے تو سکول جاتے ہی نہیں۔

۳۔ استاد شاگرد سے: میں نے تمہیں کتنی مرتبہ کہا ہے کہ سبق یاد کیا کرو؟
شاگرد: جناب صرف تین مرتبہ۔

۴۔ ایک پاگل دوسرے سے: لوگ ہمیں پاگل کیوں کہتے ہیں؟
دوسرا پاگل: چھوڑو ان کی باتوں کو، یہ لو لیموں اور جلدی سے لسی بناؤ۔

۵۔ ایک مچھر کا بچہ پہلی بار اڑ کر واپس آیا تو باپ نے پوچھا۔
’’پہلی بار اڑنا کیسا لگا؟‘‘
بچہ: مجھے تو بہت مزا آیا، ہر کوئی مجھے دیکھ کر تالیاں بجا رہا تھا۔

قرآن کریم کو بار بار پڑھو
Read the Holy Qur’an Regularly

’’تم قرآن کریم کو بار بار پڑھو اور اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کرو یہاں تک کہ جب تم بولو تو تمہاری زبانوں سے قرآن کریم جاری ہو۔ اور جب تم لکھو تو تمہاری قلموں سے قرآن کریم جاری ہو۔ اور تمہارے خیالات اور تمہارے جذبات اور تمہاری خواہشات، سب کی سب قرآن کریم کی تابع ہوں۔ جب تک تمہاری زبانوں سے قرآن کریم نہیں بولے گا اور جب تک تمہاری قلموں سے قرآن کریم نہیں نکلے گا اس وقت تک دنیا تمہارے ذریعے سے ہدایت نہیں پاسکتی‘‘۔ (تفسیر کبیر، جلد ششم، صفحہ 430)

صبر کا پھل

کتنا اچھا صبر کا پھل ہے
کیسا پیارا صبر کا پھل ہے
کیلا، تربوز، آم اور چیکو
سب سے میٹھا صبر کا پھل ہے
ہونے لگا ہے ہر پھل مہنگا
ہر پل سستا صبر کا پھل ہے
ملتا ہے پھر ہر پھل اس کو
جس نے پایا صبر کا پھل ہے
دم ہے اگر تو صبر کیا کر
یکدم ملتا صبر کا پھل ہے
''صاد'' سے صحت ''ب'' سے برکت
''ر'' سے رسیلا صبر کا پھل ہے
بچے صابر ہوگئے سارے
یہ بھی اسامہ صبر کا پھل ہے
(حمد اسامہ)

دلچسپ وعجیب

۱۔برطانیہ میں ایک شخص کے باغ میں 5 فٹ گوبھی کا پھول کھلا ہے جس کا وزن 36 کلوگرام ہے۔

۲۔دنیا کا سب سے چھوٹا تیز رفتار پرندہ برٹش برڈ کو مانا جاتا ہے۔ اس کی جسمانی ساخت تار پیڈو کی طرح ہوتی ہے۔اس کے پر بہت لمبے اور گھنے ہوتے ہیں۔ان کی رفتار 90 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

۳۔دنیا کی پہلی مسافر گاڑی بنانے والے کا نام اسٹیفن سن ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس شخص کو 17 برس تک اپنا نام نہیں لکھنا آتا تھا۔

۴۔پفرفش دنیا کی دوسرے نمبر پر آنے والی زہریلی مچھلی ہے۔یہ مچھلی کوریا اور جاپان کے سمندروں میں پائی جاتی ہے۔اس مچھلی کے بہت سے حصے زہریلے ہوتے ہیں۔جن میں سب سے زیادہ زہریلا اس کا جگر ہوتا ہے۔جو کہ کھانے سے فوری موت واقع ہوسکتی ہے۔

۵۔ڈارٹ فروگ زہریلا ترین مینڈک ہونے کے علاوہ دنیا کے دس جان لیوا جانوروں میں شمار ہوتا ہے۔اس کا زہر کوبرا سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔یہ دن کے اوقات میں زیادہ متحرک ہوتے ہیں۔اس کا وزن تقریباً دو گرام اور لمبائی چھ سینٹی میٹر ہوتی ہے۔

پہیلیاں

۱۔خود اس کو کب پڑھنا آئے
جو چاہو لکھ کر دکھلائے
۲۔جس نے بھی وہ ساز بجایا
خود نہ سنا دوسروں کا سنایا
۳۔کوئی نہ دیکھے اور دکھلائے
لیکن وہ سب کو تڑپائے
۴۔کرنے آئے من کی بات
جو بھی دیکھے مارے ہاتھ
۵۔باتوں باتوں میں وہ کھایا
کھا کر بھی ثابت ہی پایا

جوابات:

۱۔قلم ۲۔خراٹے ۳۔درد ۴۔مچھر ۵۔مغز

ضمیر کی آواز

فیاض ایک فرم میں سیکشن انچارج تھا۔ وہ اپنے سیکشن کے اسٹاف کو تنخواہ اور دیگر واجبات کی ادائیگی کا ذمہ دار تھا۔ اس کے دو بچے تھے جو ایک یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم تھے اور وہیں ہوسٹل میں رہتے تھے۔ فیاض نے ایک ہاؤسنگ سکیم میں آسان اقساط پر ایک پلاٹ لے رکھا تھا۔ لیکن اپنے گھر کی خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی اس کی حیثیت نہیں تھی۔ اس نے بہت سوچا کہ آخر کس طرح اپنا گھر بنائے۔ بالآخر اسنے قسمت آزمائی کا ارادہ کیا اور ریٹائرمنٹ کیلئے درخواست دے دی تا کہ اس کے بعد اپنا کاروبار کر سکے۔ اس کے ریٹائرمنٹ کے آرڈر جاری ہو گئے۔ اپنے گھر کا ارمان پورا ہونے والا تھا۔ آخری دن تمام ساتھیوں سے گپ شپ ہو رہی تھی کہ اتنے میں اس کے افسر نے اسے چالیس ہزار روپے کا چیک دیا کہ اسٹاف کو ادائیگی کر دی جائے۔ فیاض نے بینک سے رقم لانے کیلئے اپنے ماتحت کو چیک دیا۔

آدھے گھنٹے میں اس نے بینک سے رقم لا کر فیاض کے حوالے کی۔ فیاض نے رقم گنی تو وہ بہت زیادہ تھی اس نے تین مرتبہ گنی مگر یہ اصل رقم سے اڑھائی لاکھ زیادہ تھی۔ اسٹاف کو ادائیگی کے بعد وہ آرام سے بیٹھ کر سوچنے لگا۔ دراصل وہ شش و پنج میں پڑ گیا تھا۔ نوکری کا آخری دن تھا، رقم بھی معقول تھی، پھر بینک میں اس کے دستخط بھی نہ تھے، یعنی کسی بھی قسم کی رکاوٹ نہ تھی، وہ ان پیسوں سے آرام سے گھر بنا سکتا تھا۔ دل و دماغ میں طرح طرح کے خیالات ہلچل مچانے لگے۔ آخر کرے تو کیا کرے! اسی وقت عصر کی اذان کی آواز قریبی مسجد سے آئی۔ ضمیر کی آواز نے اسے جھنجوڑ ڈالا۔ یہ دولت کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہ تو آنے جانے والی چیز ہے لیکن نیکی اور گناہ باقی رہ جائیں گے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کا مکان ضرور تعمیر ہو گا۔ پھر وہ چوری کے پیسوں سے اس کی تعمیر کیوں کرائے۔۔۔ ہوسکتا ہے کہ ان پیسوں کی وجہ سے اس پر کوئی بری مصیبت آن پڑے۔ فیاض یہ بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر حتمی فیصلہ کرنے میں ذرا بھی تاخیر ہوئی تو ممکن ہے کہ وہ شیطانی وسوسوں کا شکار ہو جائے چنانچہ وہ فوراً کرسی سے اٹھا اور سیدھا آفیسر کے پاس چلا گیا اور پوری بات سنائی۔ آفیسر نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ تم ایمانداری سے کام لیا۔ فیاض نے جواب دیا کہ ''اگر میری نیت میں کھوٹ ہوتی تو میں یقیناً ایسا کر لیتا مگر ضمیر اس بات پر پوری طرح مطمئن ہے کہ یہ رقم بینک کو لوٹا دی جائے۔'' آفیسر نے اسے دفتر کی گاڑی دی اور اس نے بینک میں پہنچ کر یہ رقم کیشئر کے حوالے کر دی۔ کیشئر پریشانی میں پسینے سے شرابور تھا۔ مینجر بوکھلایا ہوا تھا۔ وہ اس قدر پریشان تھے کہ وہ فیاض کا شکریہ بھی نہ ادا کر سکے۔ بعد میں انہوں نے اس کے دفتر فون کر کے آفیسر اور فیاض کا شکریہ ادا کیا جن کی ایمانداری کی وجہ سے وہ ایک بڑی مصیبت سے بچ گئے تھے۔ فیاض نے جب اڑھائی لاکھ روپے بینک کو واپس کر دیئے تو اسے عجیب طمانیت کا احساس ہوا۔ اس کے ضمیر نے بروقت فیصلہ کر کے اسے سکون کا سانس دلایا تھا۔

اخبار احمدیہ

اخبار احمدیہ میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لیئے ہمیں اپنی تجاویز اور تبصروں سے ضرور نوازیں جبکہ اسے حالاتِ حاضرہ اور جماعتی خبروں سے مزین کرنے کے لیئے اپنی مقامی جماعتی مصروفیات اور پروگراموں پر مشتمل رپورٹیں ہمیں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔

مجلس عرفان

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

(منعقدہ 11 مارچ 1991)

سوال:

کیا چندہ جات براہ راست مرکز میں ارسال کئے جا سکتے ہیں؟

جواب:

چندہ جات مرکز میں ارسال کرنے کا سوال کافی گہرا ہے۔ عام طور پر یہ سوال ان لوگوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے جن کی مقامی جماعت سے لڑائیاں ہوتی ہیں۔ اختلاف ہوتے ہیں اور اتنے وہ جماعت سے ہٹے بھی نہیں ہوتے کہ وہ اپنے آپ کو چندوں سے اور قربانیوں سے محروم کرلیں۔ تو یہ پھر رستہ نکالتے ہیں کہ چلو مقامی جماعت کو دینے کی بجائے براہ راست چندہ بھیج دیں۔ اگر اس روح کے ساتھ بھیج رہے ہیں تو آپ کا چندہ مرکز بھی قبول نہیں کرے گا۔ ایسے روپے کی سلسلے کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ نظامِ جماعت کے سامنے سر جھکائیں اسی میں بہتری ہے۔ نظامِ جماعت خدا تعالیٰ کا نمائندہ نظام ہے۔ اور اسمیں انفرادی تعلقات کا سوال باقی نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کی کسی سے لڑائی ہو یا اختلاف ہو مگر نظامِ جماعت میں آکر آپ کو سر تسلیم خم کرنا چاہیئے۔

سوال:

کتنے میل کا سفر ہو تو روزہ رکھا جا سکتا ہے اور کتنے میل کا سفر ہو تو روزہ نہ رکھا جائے؟

جواب:

سفر کے متعلق میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ آنحضور ﷺ نے جو سفر اختیار فرمائے ہیں انکے متعلق قطعی طور پر ہمیں میلوں کا حساب نہیں ملتا۔ لیکن سفر لفظ قرآن کریم نے رکھا ہے اس کی فاصلے کی تعین نہیں کی اس میں بہت بڑی حکمت ہے اور وہ حکمت یہ ہے کہ زمانے کے بدلنے سے سفروں کی تعریف بھی بدلتی جاتی ہے۔ ایک سفر وہ تھا جو اس زمانے میں کیا جاتا تھا۔ عموماً کہا جاتا ہے کہ ایک منزل بارہ میل سے لیکر بیس میل تک ہوتی تھی۔ تو اس خیال سے بعض علماء نے 12 سے 20 میل کے درمیان کا فاصلہ سفر کا فاصلہ قرار دیا ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے اور اب تو خاص طور پر میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ ایک شہر میں ہی ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک سو میل کے قریب بن جاتا ہے۔ میں جب 78 میں امریکہ گیا تھا تو شکاگو میں ایک ایسے گھر میں ٹھہرے ہم جہاں وہ ایک کنارے پر واقع تھا۔ دوپہر کو ہمارا کھانا کہیں تھا وہاں تک کا فاصلہ 70 میل کے قریب تھا یا کچھ زائد اور پھر رات کا کھانا کہیں اور تھا وہاں بھی ستراسی میل کا فاصلہ طے کر کے پہنچے جو کم و بیش اتنا ہی ہے جتنا ربوہ سے شیخوپورہ چلے جائیں یا لاہور کے کنارے تک پہنچ جائیں اور وہ سفر نہیں تھا ہمارا دل بتاتا تھا۔ سب جانتے تھے ہم کہ یہ سفر

نہیں ہے Trip ہے۔شہر کے اندر اتنے بڑے بڑے فاصلے ہوتے ہیں لیکن اگر انسان سفر پر نکلے اور ارادہ سفر کا ہو تو اس سے کم بہت کم فاصلے بن سکتے ہیں۔انسانی مزاج بتاتا ہے اس کی نیت کا دخل ہوتا ہے کہ ہم سفر پر چل رہے ہیں کہ نہیں۔اس لئے میلوں میں سفر ناپنا نہ درست ہے نہ کوئی قطعی سند ایسی ملے گی کہ اتنے میل پر سفر شروع ہوتا ہے۔جب آپ گھر سے بے گھر ہوتے ہیں اور کچھ عرصے کے لئے یہ ارادہ کر کے نکلتے ہیں کہ ہم اب باہر رہیں گے تو سفر شروع ہو جاتا ہے۔سفر شروع ہونے کے بعد پھر یہ بحث نہیں رہتی کہ تھوڑا سفر کیا ہے یا زیادہ کیا ہے اگر آپ سفر کی نیت سے نکلے ہیں تو تھوڑا سفر کرنے پر بھی آپ کا سفر شروع ہو جاتا ہے اور یہی حال واپسی کا ہے۔

حضرت علیؓ سے متعلق روایت ملتی ہے کہ جب آپ سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو شہر میں داخل ہونے سے پہلے جو نماز پڑھتے تھے وہ قصر کرتے تھے۔حالانکہ شہر ہو سکتا ہے کوس دو کوس کے فاصلے پر رہ گیا ہو۔ تو یہ سارے معاملات نیتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس ضمن میں ایک اور بحث جو اٹھائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اب ہمارے سفر خواہ کتنے بھی لمبے ہوں وہ آرام دہ ہو گئے ہیں اس لئے سفر کی جو سہولتیں قرآن کریم نے دی ہیں ان سے استفادہ جائز نہیں۔ یہ بات بھی غلط ہے اور انسانی فطرت کے خلاف ہے اور قرآن کریم کا جو مرتبہ ہے اس کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں یہ بات پیدا ہوتی ہے۔قرآن کریم میں جب اللہ تعالیٰ سفر کی سہولت دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ ہر زمانے میں سفر کس کس کیفیت سے گزریں گے اور آسان ہوں گے یا مشکل ہوں گے یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ پھر ہر سفر اس زمانے میں بھی تو ایک جیسا نہیں تھا۔کچھ خواتین اونٹوں پہ ہودج میں بیٹھ کر سفر کرتی تھیں کچھ کو کہار اٹھا کر پھرا کرتے تھے۔ کچھ پیدل چلنے والے تھے کچھ سوار تھے۔گرمیوں کے سفر تھے سردیوں کے سفر تھے۔مختلف سفروں کی کیفیات اس زمانے میں بھی ادلتی بدلتی تھیں تو اس زمانے میں اگر سفر کی کیفیات بدلی ہیں تو یاد رکھنا چاہیئے کہ انسانی مزاج بھی تو بہت بدل چکے ہیں۔اس زمانے میں ایسی بھی شہادت ملتی ہے کہ ہمایوں نے ایک سو میل کی منزل گھڑ سواری کے ساتھ کی ہے۔جب اسکی منہ بولی بہن کی طرف سے فریاد آئی تھی کہ کوئی خطرہ لاحق ہوا تھا تو اسنے سو میل کی منزل ماری تھی پس وہ بھی لوگ تھے جو ایسے کڑے بدن کے تھے کہ سو سو میل منزلیں گھوڑے پر طے کرتے تھے۔آج یہ حال ہے کہ دس بارہ میل گھوڑے پر جو کر لے تو جوڑ جوڑ دکھنے لگتا ہے۔تو اسلئے مزاج بھی بدلے ہیں۔اب دیکھ لیجئے سفر کتنے ہی آسان ہو گئے ہوں۔جو شخص چھ گھنٹے میں جیٹ میں بیٹھ کر لندن سے امریکہ پہنچتا ہے وہاں پہنچتے پہنچتے اس کا تھکاوٹ سے یہ حال ہو جاتا ہے کہ باقاعدہ اس کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ تم فوری طور پر اپنی کسی اہم میٹنگ میں نہ جاؤ اور ڈرائیونگ نہ کرو Jet lag ہو گیا ہے۔تو زمانہ بدلا ہے تو ساری کیفیات بدلی ہیں۔اسلئے اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ سفر ہے وہاں سفر کی صعوبتیں ضرور ہوتی ہیں۔گھر کی اور بات ہے سفر کی اور بات ہے۔وہ پنجابی میں کہتے ہیں:

جیڑے عیش چوبارے نہ بلخ نہ بخارے

غیبت سے بچیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ھیں:

”غیبت جھوٹی بات کو نہیں کہتے۔غیبت سچی بات کو کہتے ہیں لیکن وہ سچی بات جو دکھ دینے والی ہو۔ اس ضمن میں بسا اوقات آپس کی بحث کے دوران آپ یہ فقرہ بھی سنیں گے دو لڑنے والوں کے درمیاں کہ میں جھوٹ بولوں! میں نے جو سچی بات ہے وہ منہ پر کہہ دی ہے، میری عادت ہے میں بڑا صاف گو ہوں۔اور سچی بات منہ پر مارتا ہوں۔ایسے صاف گو پر خدا تعالیٰ کے رسول ﷺ نے لعنت ڈالی ہوئی ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس کو پکڑ لے گا اور بڑی سخت تحذیر فرمائی ہے بڑی سخت اس کے متعلق انذار کی پیشگوئی کی ہے۔ (خطباتِ طاہر جلد۳ص ۵۳)

(از کتاب حضرت شہزادہ عبد اللطیف شہیدؓ :
مرتبہ مولانا دوست محمد شاہدؒ)

ایک ایمان افروز روایت:

۱۷ جنوری ۱۹۰۳ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ، حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے ساتھ احاطہ کچہری جہلم میں تشریف فرما تھے کہ حضرت شہید مرحوم نے عرض کیا:

”حضور! دل من می خواہد کہ پیش محمد حسین بروم کہ مرا از کابل نظر آمد وشمارا کہ نزدیک ترین ہستید نظر نیامد۔“

(حضور! میرا دل چاہتا ہے کہ (مولوی) محمد حسین کے پاس جاؤں (اور کہوں) مجھے تو کابل سے نظر آ گیا مگر تمہیں جو سب سے نزدیک ہو کچھ دکھائی نہ دیا۔ (از کتاب حضرت شہزادہ عبداللطیف شہیدؓ ص ۴)

ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کیلئے:

اگر چہ میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالت میں ہیں۔ یہاں تک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے۔ لیکن جب میں اس استقامت اور جاں فشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے۔ اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف کی روح رکھتے ہوں اور انکی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔ جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی۔ اور میں نے کہا اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کردو تا وہ بڑھے اور پھولے سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائمقام پیدا کر دے گا سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔۔۔ (ص ۳۷)

”ملک کابل میں ان کو شاہزادہ عبداللطیف بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک بڑے خاندان کے رئیس اور صاحبِ علم و فضل تھے اور پچاس ہزار کے قریب ان کے متبعین اور شاگرد اور مرید تھے۔ علمِ حدیث کی تخم ریزی اور اشاعت اس ملک میں مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے بہت ہوئی تھی اور باوجود اس قدر علم اور فضل اور کمال کے جسکی وجہ سے وہ ان ملکوں میں لاثانی شمار کیے جاتے تھے، انکسار اور فروتنی انکے مزاج میں اس قدر تھی کہ گویا عجب اور تکبر کی قوت ہی ان میں پیدا نہیں ہوئی تھی۔“ (ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ ص ۱۶۱) (ص ۴۰)

۔۔۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے تو پہلے ہی خدا تعالیٰ کو پہچانا تھا اور یہاں تک کہ خدا کے دروازہ کی کُنڈی (زنجیر) بھی کھٹکھٹائی تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ ۔۔۔ نے ہمیں ترکیب کھٹکھٹانے کی بتلا دی ہے۔ آپ سے ہمیں یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ کھٹکھٹانے کی طرز معلوم ہوگئی ہے کہ اس طرح کھٹکھٹاؤ گے تو کھولا جائے گا۔۔۔ اور فرمایا کہ بہت دفعہ مجھے خیال آیا کہ میں اپنے بازوؤں پر لکھوں کہ غلام ہوں کیونکہ میرا جسم بالکل مسیح موعودؑ کا بن گیا ہے۔

فرمایا بہت دفعہ میں جنت میں جاتا ہوں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ لوگوں کے لیے میوے لاؤں چونکہ میں ابھی بالغ نہیں ہوا اس لئے مجھے میوے لانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ میں ہزار ہا دفعہ آسمان پر گیا ہوں لیکن جس طرح لوگ آسمان کی نسبت خیال رکھتے ہیں ایسا نہیں ہے۔ آسمان اور آسمان ہے۔

فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو میں نے ایسا پُر نور حسن میں دیکھا ہے کہ ایسا کبھی بھی کسی نے نہیں دیکھا۔۔۔ (ص ۹۸-۹۹)

مرثیہ

(از حضرت منشی محمد نواب خان ثاقبؓ مالیرکوٹلہ)

بندِ ششم

کس طرح ہو بیاں ثنائے شہید — ہم ہیں سوجان سے فدائے شہید
اہلِ کابل کے دل پہ نقش ہیں سب — سنگساری میں وعظہائے شہید
ایسا بولا کہ خوب گونج اٹھی — سارے آفاق میں صدائے شہید
دشمنِ حق امیر نے نہ سنی — آہ حکمت بھری ندائے شہید
ہے یقیں اب خدا کی نصرت سے — خوب لہرائے گا لوائے شہید
آئے گی خلق اسکے سایہ میں — بال پھیلائے گا ہمائے شہید
مار ڈالا خدا کے بندے کو — حیّ و قیوم ہے خدائے شہید
رنگ لائے گا اسکا خون ضرور — خون برسائے گی حنائے شہید
گر گیا چشم حق سے تو کابل — جب فلک پر چڑھی دعائے شہید
گرچہ آیا نہیں کوئی جا کر — جان لے گا امیر رائے شہید
ہے وہ زندہ خدائے پاک کے پاس — فائدہ کیا کہ روئیں ہائے شہید

فائدہ جس سے ہو وہ کام کریں
ماتم و غم کو ہم سلام کریں

(ص ۴۶-۴۷)

برطانیہ کی مایہ ناز ملکہ وکٹوریہ

ملکہ وکٹوریہ 24 مئی 1819ء میں کینزنگٹن Kensington محل ، برطانیہ میں پیدا ہوئیں۔ان کے والد کینٹ کے ڈیوک تھے ۔ ملکہ وکٹوریہ جب صرف 10 سال تھیں تو انھیں آئندہ پڑنے والی ذمہ واریوں کی تربیت لینی پڑی۔

19 سال کی عمر میں انہیں ملکہ برطانیہ کا اعزاز حاصل ہوا۔خدا تعالیٰ نے انہیں اتنی بڑی ذمہ واریوں کے ادا کرنے کا حوصلہ بھی عطا فرمادیا تھا۔کہا جاتا ہے کہ جونہی اُن کو ملکہ کا رتبہ سونپا گیا تو انہیں پہلی ہی ملاقات میں کامیابی سے بڑے بڑے لیڈروں سے تبادلہ خیالات کرنا پڑا۔جون 1837ء کو آپ کے انکل ولیم پنجم کی وفات ہوئی تو آپ کو برطانیہ کی ملکہ کا اعزاز دیا گیا۔اور آپ کی تخت پوشی ویسٹ منسٹر ابی لنڈن میں ہوئی۔10 فروری 1840ء میں آپ کی شادی آپ کے جرمن کزن البرٹ سے ہوئی۔ملکہ وکٹوریہ اور البرٹ نے راضی خوشی 21 سال رفاقت میں گزارے۔جبکہ البرٹ کی ملکہ کو ہر طرح کی تائید حاصل رہی۔اللہ تعالیٰ نے 9 بچوں سے نوازا۔جن میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے شامل تھے۔ان کے 3 بچے بچپن میں ہی فوت ہوگئے۔جن کا ملکہ کو بہت صدمہ برداشت کرنا پڑا۔

1861ء میں جب ان کا خاوند البرٹ فوت ہوا تو اس صدمہ کی وجہ سے ملکہ کافی عرصہ تک پبلک سے دور رہیں۔اور کہا جاتا ہے کہ خاوند کی وفات اور ان کے خاوند کی جدائی سے انکو کافی صدمہ برداشت کرنا پڑا، لہٰذا آپ کے خاوند کی وفات کے بعد ملکہ نے اپنی آئندہ زندگی ہمیشہ کالے کپڑوں میں ہی بسر کی۔اور پھر 1870ء میں ملکہ نے دوبارہ اپنی سرکاری مصروفیات کا آغاز کر دیا۔1897ء میں جبکہ ملکہ 60 سال حکومت کر چکیں تو ملک میں اُنکی باقاعدہ گولڈن جوبلی بڑی دھوم دھام سے منائی گئی جبکہ اس وقت ملکہ وکٹوریہ انتہائی کمزور اور مختلف بیماریوں میں مبتلا تھیں اور 22 جنوری 1901ء میں Osborn House میں 81 سال کی عمر میں اس دنیاءِ فانی سے رخصت ہوگئیں۔اور ان کو بڑے اعزاز کے ساتھ ان کے خاوند البرٹ کے ساتھ Windsor Castle میں دفن کر دیا گیا۔

ملکہ وکٹوریہ نے تقریباً 63 سال حکومت کی۔آپ کے زمانہ میں ملک میں نئی نئی ایجادات عمل میں لائی گئیں۔جن کی وجہ سے ملک نے دنیا میں ایک نام پیدا کر لیا۔

ملکہ وکٹوریہ ایک نیک دل اور ہمدرد خاتون تھیں۔آپ کے زمانۂ حکومت میں ملک برطانیہ نے بڑے بڑے کام کیے۔جن میں سے آپ کے زمانہ میں برطانوی نیوی دنیا کی سب سے بڑی بنائی گئی۔نئی نئی انڈسٹریز لگائی گئیں جن میں ریل، ڈبل ڈیکر بسیں، موٹر ٹیکسی ، پرنٹنگ ، ٹائپ رائٹرز اور اسی طرح 1879ء میں ٹیلی فون نے ترقی کی، 1881ء میں ملک میں سٹریٹ لائٹس لگانی شروع کی گئیں۔1833ء میں 9 سال سے کم بچوں کو کام کرنے سے بائی لاء روک دیا گیا۔18 سال کے جوانوں کو رات کا کام کرنے سے روک دیا گیا۔1844ء میں آپ کے زمانۂ حکومت میں 9 سے 13 سال کے ورکرز کو 5 سے 6 گھنٹے سے زیادہ کام کرنے سے اصولاً روک دیا گیا۔

گویا ملکہ وکٹوریہ نے اپنے زمانہ حکومت میں ملک کو ایسی ڈگر پر لگا دیا جس سے ایک تو ملک ترقی کی طرف گامزن ہوا دوسرے انسانی قدروں کی بھی پامالی نہ ہو سکے تاکہ معاشرہ دنیا میں ایک نام پیدا کر سکے۔اور معاشرہ میں جو بھی برائیاں یا کمزوریاں ہیں ان کی نشان دہی کر کے بہتر اصول اور ضوابط بنائے جائیں تاکہ ملک ایک ترقی پذیر بن سکے اور ملک میں ہر ایک کو اس کے حقوق دیئے جائیں۔

(سید حسن خان)

ارشادسیّدنا حضرتِ مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسّلام

حقوق

بیمار پرسی اور کسی میت کی تجہیز وتکفین کی نسبت ذکر ہوا۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ’’ہماری جماعت کو اس بات کا بہت خیال چاہئے کہ اگر ایک شخص فوت ہوجاوے تو حتی الوسع سب جماعت کو اس کے جنازے میں شامل ہونا چاہئے۔اور ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہیے۔یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں۔میں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے اس میں ابھی بہت کمزوری ہے۔صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہ ہونا چاہئے کہ ہم ایمان دار ہیں بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہیے جسے خدا چاہتا ہے۔بھائیوں کے حقوق کو اور ہمسایوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بیشک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل ہے۔اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات اعمال افعال کے لئے ایمان مثل ایک انجن کے ہے۔جب ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آتے جاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی خود ہی انسان کرنے لگتا ہے۔ایمان کا تخم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے۔لیکن یہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتا۔‘‘

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۱ صفحہ ۲۴۲ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۳ء)

سردرد سے نجات پائیں

سردرد کی شکایت مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو زیادہ ہوتی ہے،سردرد کئی طرح سے ہو سکتا ہے جیسے سر کے آدھے حصہ میں درد کا ہونا ،پیشانی میں درد ،کنپٹی پر ،ناک کے دونوں طرف درد ہونا یا پھر سر کے اندر درد ہونا۔سردرد کی وجہ سے کبھی دھندلا دکھائی دیتا ہے تو کبھی متلی جیسی کیفیت ہوجاتی ہے چکر بھی آتے ہیں۔

یہ درد تیز روشنی ،دھوپ ،تیز ٹھنڈی ہوا ،زیادہ سردی ،تیز آواز یا تیز خوشبو کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے۔کسی خاص چیز کو کھانے ،کافی دیر تک خالی پیٹ رہنے اور ہائی بلڈ پریشر کی شکایت ہونے پر بھی سر میں درد محسوس ہوتا ہے۔ایسڈٹی ،بینائی میں کمی ،سروائیکل اسپونڈیلائٹس یا لمبے عرصہ تک کھانسی کا جاری رہنا بھی اس سردرد کی وجہ ہوسکتا ہے۔تناؤ ،غصہ بھی اس کی وجوہات میں شامل ہے۔اگر آپ بھی سردرد کے مسئلہ سے دو چار ہیں تو ان باتوں پر غور کریں۔چھ سے آٹھ گھنٹے کی نیند لیں اور روزانہ آٹھ دس گلاس پانی پئیں۔ روٹین کے مطابق صحیح وقت پر متوازن غذا لیں ۔رات کا کھانا ہلکا لیں اور سونے سے تین گھنٹے پہلے کھانا کھالیں ،جنک فوڈ اور نشیلی چیزوں کے استعمال سے بچیں،سردی کے موسم میں سر کو جہاں تک ہو سکے ڈھک کر رکھیں،آنکھوں کو تیز روشنی سے بچانے کیلئے دھوپ کا چشمہ لگائیں،آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھولیں،نمکین گرم پانی سے غرارے کر کے گلے کی صفائی کریں تناؤ سے بچیں۔

سردرد کے لئے چند ھومیو پیتھک نسخے:۔

(1) عمومی سردرد کے لئے

1. Gelsemium+Ruta+ Onosmodium = 200

2. Millefolium+MagPhos+Cimicifuga = 30

(2) اگر گرمی کیوجہ سے ہوتو

Gelsemium+Glonine+NatMur = 30

(3) ماہواری سے پہلے اور بعد میں سردر کے لئے

1. NatPhos = 6x یا **2. Cina = 30 or 200**

متفرق نسخہ جات

☑ ایسا بھلکڑ مثلاً دوکان سے پیسے دیکر خریدی ہوئی چیز وہیں بھول آئے۔ **LacCan = 200** تین دن روزانہ

☑ اگر کوئی ہمدردی کرے۔غصہ چڑھ جائے۔ **SabalSer = 200** پہلے تین دن روزانہ بعد ایک دن ناغہ سے۔

☑ اختلافِ رائے ناقابلِ برداشت۔ **Lycopodium = 200** پہلے تین دن روزانہ بعد ایک دن ناغہ سے۔

☑ بدمزاج لوگوں کے لئے۔ **Kalilodid = 30** دن میں چار مرتبہ۔

☑ اگر کسی کو دودھ سے نفرت ہو یا دودھ سے بنی ہوئی چیزوں سے نفرت ہو یا موافق نہ آتا ہو مثلاً اسہال لگ جاتے ہوں تو سب سے پہلے **NatCarb** سے علاج شروع کریں اور ساتھ **Aethusa** دیں مولیٰ اپنا فضل کرے گا۔

☑ اگر کسی کو ہوائی سفر میں تکلیف ہو تو **Borax** دے کر دیکھیں مگر **Aconit+ArgNit = 200** ملا کر دینا مجرب ہے۔

☑ اگر مریض کا غصہ دب کر اعصابی تکلیف ہوگئی ہو مثلاً بہو کو ساس کی باتیں سُن کر کوئی بھی تکلیف ہو اسکی سب سے پہلی دوا **Staphysagria** ہوگی۔یہ دوا دینے سے اس میں ہمت پیدا ہوگی حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے۔

☑ اگر کسی مریض کے پورے جسم میں پانی پڑ جائے اور جسم پھول جائے۔قے بھی ہو اِدھر پانی پیا اُدھر قے کر دے ،ایسے مریضوں کو اگر سردی سے تکلیف ہو تو **Apocynum** دیں اگر گرمی سے تکلیف بڑھے تو **ApisMel** دیں۔

☑ ہائی بلڈ پریشر کیلئے شریانوں کی سختی کیلئے **BrytaMur = 30 - 200** بہت مفید دوا ہے۔

☑ اگر بچوں یا بڑوں میں غصہ کے نتیجہ میں اسہال ،کھانسی یا تشنج ہوجائے یا وہ پھر ہر کسی سے لڑتا جھگڑتا رہے تو ایسے مریضوں کو **Chammomila = CM** ایک خوراک 15 دنوں کے بعد دیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

☑ اگر کوئی مریض ہر وقت غصہ میں رہے اور چہرے پر کبھی مسکراہٹ نظر نہ آتی ہو ہر وقت بد مزاجی کے طوفان میں پھنسا رہے اور برہم رہتا ہو ایسے مریض کو **Tuberculinum** اونچی طاقت میں دیں۔انشاءاللہ نارمل ہوجائے گا۔

گالیاں سنکر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو۔کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

☑ شراب پینے والوں کو AcidSulph = 200 اور NuxVomica = 200 دیں انشاءاللہ شراب چھوڑ دیں گے۔ مجرب ہے۔

☑ اگر سخت چیز پر سیدھا لیٹنے سے بواسیر کی تکلیف کو آرام آئے تو یہ AmmoniumCarb کی خاص علامت ہے۔

☑ اگر کھلاڑیوں کا دل پھیل جائے تو اِن کیلئے RhusTox اِس تکلیف میں بہت مؤثر ہے۔

گاڑیوں کا ائیر کنڈیشنز اور سرطان کے خطرات

جدید دور کی بہت سی ایسی الیکٹرونک مصنوعات میں سے ایک ائیر کنڈیشنز ہے جس کا استعمال ترقی پذیر اور ترقی یافتہ معاشروں میں کثرت سے ہو رہا ہے۔ محققین کے مطابق یہ کینسر اور خون کے چند دیگر مہلک عارضوں کا سبب بنتا ہے۔

سائنسی ایجادات نے جہاں زندگی کو سہل اور آرام دہ بنایا ہے وہاں بہت سی مصنوعات ایسی ہیں جو انسانی صحت پر نہایت منفی اثرات بھی مرتب کرتی ہیں۔ تاہم اس بارے میں عوامی شعور بہت کم ہے۔ الیکٹرونک مصنوعات میں سے ایک ائیر کنڈیشنر ہے جس کا استعمال ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں کثرت سے ہو رہا ہے محققین نے کار ائیر کنڈیشننگ کے مضر اثرات پر ریسرچ سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ کینسر اور خون کے چند دیگر مہلک عارضوں کا سبب بنتا ہے۔

ائیر کنڈیشنڈ کار کے ڈیش بورڈ سے سرطان زدہ مادہ خارج ہوتا ہے:۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ موجودہ دور میں سرطان کا شکار ہو کر اس دنیا سے رخصت ہو جانے والوں کی تعداد پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہو چکی ہے۔ کینسر کے مہلک عارضے کا تعلق روزمرہ زندگی کا معمول بن جانے والی بہت سی غلط عادات سے بھی ہے۔ آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ بہت سے لوگ صبح اپنی گاڑیوں میں بیٹھتے ہی سب سے پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ ائیر کنڈیشنر کا بٹن دباتے ہیں اور رات کو جب تک وہ گاڑی سے اُتر کر اپنے گھر میں داخل نہیں ہوتے، ائیر کنڈیشنر کی مصنوعی ٹھنڈک کے باعث بظاہر آرام دہ حالت میں محوِ سفر رہتے ہیں۔ لیکن اصل حقائق اس کے برعکس ہیں۔

ماہرین نے اس بارے میں ریسرچ کی اور یہ پتہ چلایا ہے کہ گاڑی کے اندر ڈیش بورڈ۔ گاڑی کی سیٹیں اور کار کے اندر استعمال کیا جانے والا ائیر فریشنر ایسی اشیاء ہیں جن سے مسلسل ایک خاص قسم کا زہریلا کارسینوجن مادہ جسے بینزین بھی کہتے ہیں، خارج کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ مادہ سرطان کے علاوہ ہڈیوں کے اندر زہر پھیلاتا ہے۔ اس سے خون کی کمی خاص طور سے خون میں پائے جانے والے سفید خلیوں کی مطلوبہ مقدار میں کمی ہو جاتی ہے۔ ماہرین کی تحقیق یہ بھی بتاتی ہے کہ گاڑی کے اندر پایا جانے والا یہ زہریلا مادہ جو گیس کی صورت میں سانس کے ذریعے جسم کے اندر جا رہا ہوتا ہے، حاملہ خواتین کیلئے خاص طور سے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ یہ اسقاط حمل کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

سرطان زدہ مادہ خون کے سفید خلیوں کی مطلوبہ مقدار کو کم کر دیتا ہے۔ گاڑی کے اندر پائی جانے والی بینزین کی مقدار اگر 50 ملی گرام فی مربع فٹ ہو تو یہ نقصان دہ نہیں ہوتی۔ تاہم جب گاڑی کسی سایہ دار جگہ یا چھت کے نیچے پارکنگ میں کھڑی ہو اور اس کے شیشے بند ہوں تو اس کے اندر 400 سے 800 ملی گرام فی مربع فٹ تک بینزین پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی کار کھلے آسمان کے نیچے دھوپ میں کھڑی ہو جہاں کار کے اندر کا درجہ حرارت 60 ڈگری فارن ہائیٹ ہو تو اس میں زہریلے مادے کا اخراج دو ہزار ملی گرام سے چار ہزار ملی گرزم فی مربع فٹ تک ہونے لگتا ہے۔ یعنی سائے کے نیچے کھڑی گاڑی کے اندر ہونے والے اس مادے کی مقدار سے قریب 40 گنا زیادہ دھوپ میں کھڑی بند گاڑی جس کے شیشے بھی بند ہوتے ہیں اس میں سوار ہونے والے افراد لازمی طور پر اس زہریلے مادے کو بھاری مقدار میں سانس کے ذریعے اپنے جسم میں منتقل کر رہے ہوتے ہیں۔

شہد کے جادو اثر فارمولے

بلغم بڑھ جائے تو گرم دودھ یا پانی میں شہد ملا کر پینا چاہیے۔ اکثر میٹھی اشیاء سے بلغم بڑھ جاتی ہے لیکن شہد سے بلغم بہت جلد دور ہو جاتی ہے۔ ایک گلاس گرم پانی میں آٹھواں حصہ شہد ملا کر پینے سے بدن کی بڑھتی ہوئی یا بڑھی ہوئی چربی کم ہو جاتی ہے۔

سرکہ میں نمک اور شہد ملا کر جسم پر لگانے سے چھائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ میعادی بخار کے لئے شہد اکسیر ہوتا ہے۔ بھوک میں مریض کو ایک گلاس نیم گرم دودھ میں دو چمچ شہد ملا کر پلانا چاہئے۔ اس ترکیب سے مریض کو اللہ کے فضل سے بہت فائدہ ملے گا۔

ہر اپریشن سے پہلے اور بعد میں آرنیکا (Arnica1000) کی ایک خوراک دینا بہت سی پیچیدگیوں سے بچا لیتا ہے

اگر چربی زیادہ کھائی گئی ہو تو بعد میں پلسٹیلا (Pulsatilla) استعمال کریں۔

(ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل۔ صفحہ 900)

جدید تحقیق

امریکی ماہرین غذائیات نے کہا ہے کہ اُبلی ہوئی یا بھنی ہوئی مونگ پھلی کئی امراض سے بچانے میں معاون ہے۔ رپورٹ کے مطابق کچی، خشک اور تلی ہوئی مونگ پھلی کی نسبت اُبلی ہوئی یا بھنی ہوئی مونگ پھلی میں بیماریوں سے بچانے والے کیمیائی مادے چار گنا زیادہ پائے جاتے ہیں جو سرطان، ذیابیطس اور دل کے امراض سے بچانے میں مدد ہیں۔ مونگ پھلی میں فائیٹو کیمیکلز کی موجودگی کے سبب اِسے اُبالنے اور بھوننے کی صورت میں کیمیکلز میں نمی اور حرارت داخل ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں ایک خاص حد تک مفید اور صحت بخش کیمیائی اجزاء خارج ہوتے ہیں۔ تاہم رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مونگ پھلی کو زیادہ پکانے سے اس کے مفید اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں۔

ان نسخہ جات کے چھاپنے کا مقصد صرف بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت ہے۔
ان ادویات کے استعمال سے پہلے اپنے معالج سے مشورہ ضرور کرلیں۔

شرائطِ بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃو السلام نے 12 جنوری 1889ء میں ایک اشتہار بعنوان ”تکمیلِ تبلیغ“ شائع فرمایا جس میں وہ دس شرائط بیعت جو جماعت میں مشہور و معلوم ہیں اوراب ہر بیعت فارم پر چھپی ہوئی ہوتی ہیں، تحریر فرمائیں اور وہ یہ ہیں۔

اوّل:

بیعت کنندہ سچے دل سے عہداس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:

یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:

یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خداتعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم:

یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:

یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسُر اور نعمت اور بلا میں خداتعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:

یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:

یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:

یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔